صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 25 مارچ 2016ء بمطابق 15 جمادی الثانی 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُلۡهِكُمۡ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُكُمۡ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِۚ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَO وَأَنفِقُواْ مِن مَّا رَزَقۡنَٰكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ أَحَدَكُمُ ٱلۡمَوۡتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوۡلَآ أَخَّرۡتَنِيٓ إِلَىٰٓ أَجَلٖ قَرِيبٖ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَO وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَاۚ وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ۔

(ترجمہ): مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اس کو ہر گز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ ایجنڈا میں، میں کچھ ترمیم لا رہا ہوں، 8 نمبر ایجنڈا کو میں ٹاپ پر لاتا ہوں، باقی اس کی ترتیب اس کے مطابق ہوگی۔ مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

ہنگامی قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Ordinance, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جامعات مجریہ 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, Arif Yousaf, please.

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, lay the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Ordinance, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: Arif Yousaf, please, Mr. Shahram, Item No. 10.

Mr. Shahram Khan (Senior Minister for Health): Thank you, Speaker Sahib. I intend to lay in the House the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Ordinance, 2016, please.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11: Mr. Arif Yousaf, please.

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa Antiquities, Bill 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 13-2012 کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 12: Mr. Qurban, Item No. 12, please.
Mr. Qurban Ali Khan: I, on behalf of the Chairman Public Accounts Committee, intend to move under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of PAC may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House, thank you.
Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present the report of the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 13-2012 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13: Mr. Qurban, please.

جناب قربان علی خان: تهینک یو، سر۔ دې نه لړ اول به زه یو نیم منټ به واخلم۔ دیکښې مونږه دا رپورټ چې کله دغه کړے وو، دا مونږه په ډیر سخت وخت کښې دغه کړے وو او ایبټ آباد کښې مونږه د هغه چا خبره چې سره د کډو ورته تلی وو او دې باندې مونږه ډیر زیات غور کړے وو۔ دیکښې خاصکر زمونږ سره امجد خان او ایډیشنل سیکرټری انعام الله خان ډیر بهرپور تعاون، تاسو ته به د دې پته هم وی، تاسو هم د دې ځائې نه مونږه سره بنه سپورټ وو خو هغه کافی مونږه په ګرانه دغه کړے وو او دیکښې اصل کښې لږ لیټ ځکه شوے وو چې دا 2011-12 under consideration وو نو ځکه دا زمونږ نه لږ لیټ شوے وو خو بهرحال ما تاسو ته د دې وړوکې غوندې دغه ځکه اوکړو، خو زه به دا اوس تاسو ته پیش کړم، تهینک یو۔

I, on behalf of Chairman Public Accounts Committee, intend to present the report of the Public Accounts Committee for Audit Year 2012-13, in the House. Thank you.
Mr. Speaker: It stands presented.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 13-2012 کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14: Mr. Qurban Ali Khan Sahib, please.

Mr. Qurban Ali Khan: I, on behalf of the Chairman, Public Accounts Committee, intend to move that the report of the Public Accounts Committee for the Audit Year 2012-13 may be adopted, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Public Accounts Committee for the Year 2012-13 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی دوسری ششماہی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فائنانس، آئٹم نمبر 15۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق (3B) 160 کی روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد پر نگرانی کے ضمن میں مالی سال 15-2014 کی دوسری ششماہی رپورٹ برائے جنوری تا جون 2015 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands laid. 'Question`s Hour'-----

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب، محمود بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ زه ستاسو توجه یو اهم مسئلې د پاره، مسئلې ته وړاندې کوم سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده چې د فنانس ډیپارټمنټ نه د ریلیز ډیره غټه ایشو شروع ده په دې صوبې کښې او روز په اخبارونو کښې راځی، مونږ نه پوهیږو چې آیا دې فنانس ډیپارټمنټ کښې واقعی د ریلیز مسئله ده یا د بیوروکریسی یو خپل چال دے؟ سپیکر صاحب، که تاسو اوګورئ په دې کال اے ډی پی کښې-----

جناب سپیکر: اردو میں اگر بولیں تو بہتر ہوگا۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! اگر آپ دیکھ لیں اس سال میں جو اے ڈی پی استعمال ہوئی ہے، روز اخباروں میں آتا ہے کہ ریلیز اس کا پرابلم ہے، ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ واقعی فنانس میں پیسوں کی کمی ہے یا بیوروکریسی اپنا چال چلا رہی ہے کیونکہ یہ صوبائی حکومت کا بہت بڑا ایشو ہے جو آج کل چل رہا ہے کیونکہ جس ڈیپارٹمنٹ میں آپ جائیں، آپ ایریگیشن جائیں، کہتے ہیں ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ریلیزز نہیں ہیں، آپ ایجوکیشن میں جائیں، وہ کہتے ہیں ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، آپ سی اینڈ ڈبلیو میں جائیں، وہ کہتے ہیں، ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، وزیر خزانہ صاحب بیٹھیں ہیں اس ہاؤس کو بتادیں کہ واقعی آیا ریلیزز کا پرابلم ہے، وفاق پیسے نہیں دے رہا یا بیوروکریسی اتنی حاوی ہوگئی اس صوبائی حکومت پہ کہ ادھر کی فائلیں ادھر پھینکتی ہے جناب سپیکر! یہ ہمارا، آپ کا، سب کا ایشو ہے، ہر ڈسٹرکٹ میں یہی پرابلم چل رہا ہے، پورے صوبے میں لوگوں نے کام چھوڑ دیا ہے، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ کمیٹی بنادیں کہ ہمیں یہ وزیر خزانہ کا ڈیپارٹمنٹ بریفنگ دے دے کہ یہ بیوروکریٹس آجائیں کہ واقعی کتنا فنڈ ہے، کتنا Use ہو چکا ہے، کتنا ہمارے پاس ہے، کتنا وفاق نے دینا ہے؟ ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کم از کم اس ہاؤس کو، ان ممبران کو یہ پتہ چل جائے۔ روز اخباروں میں آتا ہے، ٹھیکیداروں نے کام چھوڑ دیا ہے، آپ ڈی آئی خان کی حالت دیکھیں، روڈ شروع ہے، ابھی تک آدھا روڈ ہو گیا ہے، آدھا ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح آپ کے حلقے میں، میرے حلقے میں، سب حلقوں میں یہ پرابلم ہے، ہمیں بتادیں آپ کے پیسے ہیں کہ ختم ہو گئے ہیں، کدھر چلے گئے ہیں، کہاں ہیں؟ اگر ہیں تو پھر ہمیں، سب ممبرانوں کو بریفنگ دی جائے کہ یہ پیسے کدھر پڑے ہیں؟ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس، پلیز۔

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بیٹنی صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، اپنی جگہ پہ ان کا جو Intention ہے، سوچ ہے، فکر ہے، وہ بالکل درست فرمارہے ہیں، یہ نکتہ تو ان کو بھی، جب میں نے این ایف سی اور اس کی بات کی ادھر تو ان کو بھی سامنے آگیا اور یہ واقعی مرکز سے جو ہم بات کرتے ہیں، ہمیشہ یہی بات کرتے ہیں۔ ہم نے جو صوبے کے حقوق کی بات کی، میں اپوزیشن کی تمام جماعتوں کا، لیڈرشپ کا، پولیٹیکل لیڈرشپ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر موقع پر تعاون کیا ہے اور مرکز اور صوبے کے درمیان جو MoU

سائن ہو چکی ہے، وہ بھی Consensus سے ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ مرکز نے اس حوالے سے بڑی ایک فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں پرویز خٹک صاحب، اس کی ٹیم اور سارے سینیئر منسٹر حضرات اور یہ سارے اسی Delegation میں، اس میں بار بار وہ وہاں شریک ہو چکے ہیں، ان کو معلومات ہیں، اسی لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو Current year کے 25 ارب کا انہوں نے وعدہ کیا ہے اور بالکل یہ Decided ہے تو Current year میں اگر وہ ہمیں آجائیں، ابھی ابھی تو میرے خیال میں ایک کافی حد تک اس پہ قابو پایا جا سکتا ہے لیکن موجودہ 142 ارب کے Against جو ہم نے 81 ارب تقریباً ریلیز کئے ہیں اور ریلیز ز 57 پرسنٹ تقریباً ہم نے Allocated ADP کے Against ریلیز ز کئے ہیں۔ میں ایک بات ضرور کرتا ہوں، Align departments کو میں Instruct کرتا ہوں کہ ان کو چاہیے کہ وہ Reappropriation کریں، ان کو مد میں جو پیسہ ریلیز ہوا ہے، وہ تو 100 percent strain ہونا چاہیئے، یہ ان کی یہ بات بھی اپنی جگہ پہ درست ہے لیکن جہاں تک پورے ریلیز ز کا اس میں، تو سی ایم صاحب نے اس حوالے سے سینیئر منسٹر حضرات اور تمام Align departments کو اور تمام کو بٹھایا ہے اور انہوں نے ان سے فگرز بھی لئے ہیں، ڈیمانڈز بھی لی ہیں، مجھے یقین ہے، میں ہاؤس کو Ensure کراتا ہوں کہ اسی ہفتے کے اندر یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس پہ کام، لیکن ایک بات، یہ ہاؤس، یہ صوبہ، ہم ایک Page پہ ہیں، آپ سے کوئی چیز چھپی نہ رہے گی، یہ اے ڈی پی بھی آپ ہی پاس کرتے ہیں اور آپ کا ایک پکچر لینا میرے خیال میں یہ اچھی بات ہے، تو Consensus سے ہم اس ہاؤس کو بھی چلائیں گے اور میں آپ کی اس بات سے بھی متفق ہوں کہ بہت جلد ایک ایسی نشست کو ہم رکھیں گے کہ ہم مرکز سے صوبے کی اندرونی جو بھی ہماری فنانشل پوزیشن ہے، اس کو ہم ایک دوسرے کے سامنے بالکل رکھیں گے لیکن اس کے بعد کہ May be, on behalf of Wizir Aala یہاں پہ اگر تشریف فرما ہوتے تو ان کو بھی یہی انسٹرکشن دینی چاہیے، میں ان کو بھی Suggest کرتا ہوں اپنی طرف سے کہ جو پیسہ ان کو Allocate کیا گیا ہے، وہ 100 percent spent کریں، اس میں کوئی وہ نہیں ہو گی اور جو فنانس ڈیپارٹمنٹ اپنی طرف سے جو ان کی مشکلات ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ ہم ہاؤس کے سامنے بھی لائیں گے، آپ کے سامنے بھی لائیں گے لیکن ہاؤس کو میں یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس سال ہم

کوشش کرینگے کہ جون تک ہم اپنی اے ڈی پی کا percent 90 سے زیادہ ہم Spent کریں تو ان شاءاللہ ریلیز ز بھی ہونگی، طریقے سے ہونگی، آپ بالکل بے فکر رہیں، جو ہماری مشکلات ہوں، آپ کے سامنے ہی رکھیں گے اور آپ سے کوئی چیز. ڈھکی چھپی نہیں رہے گی، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، مولانا صاحب۔ اٹینشن پلیز، مسٹر شہرام خان! اٹینشن۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ وزیر خزانہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ ہم جون تک 90 پرسنٹ بجٹ جو ہے، کوشش ہماری ہوگی کہ ہم خرچ کریں گے۔ جو ہماری انفارمیشن ہے جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ اب تک 17 پرسنٹ بجٹ خرچ نہیں ہو سکا ہے۔

جناب سپیکر: کتنا؟

قائد حزب اختلاف: 17 پرسنٹ اور بیٹنی صاحب کا جو سوال ہے، وہ اپنی جگہ پر موجود ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ پلیز، آپ تھوڑا توجہ دیں، یہ اتنا نہیں ہے ٹائم۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: کہ وہاں ان کو بتایا جاتا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ جو سیچویشن ہے وہ یہ ہے کہ 17 پرسنٹ بجٹ اب تک خرچ نہیں ہو سکا اور جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ 90 پرسنٹ تک بجٹ ہم خرچ کریں گے تو مجھے ذرا بتایا جائے کہ جون تک 90 پرسنٹ بجٹ کس طریقے سے خرچ ہوگا، وہ کونسی کوئی جادو کی چھڑی ہوگی کہ جس کی بنیاد پر 90 پرسنٹ بجٹ آپ خرچ کر سکیں گے؟ اور سپیکر صاحب! مجھے ذرا حیرانی اور بھی ہو رہی ہے کہ یہ آرڈیننس جو آرہا ہے، اس کی ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ اسمبلی موجود ہے، اسمبلی کے اجلاس چل رہے ہیں اور آرہا ہے آرڈیننس، تو یہ آرڈیننس کی بھی ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ آرڈیننس کدھر سے آرہا ہے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جب آپ گورنر تھے اور آپ نے آرڈیننس کے ذریعے جو ہے نا، یہ کام شروع کیا ہے؟ تو اسمبلی موجود ہے، آرڈیننس نہیں ہونا چاہیئے تھا، باقاعدہ اسمبلی کے تھرو ایک چیز آتی ہے، تو یہ اب جو ضرورت نہیں تھی اور بیچ میں جو آپ کو تھوڑا بہت Gape ملا ہے، اس میں آپ آرڈیننس کے تھرو جو ہے احکامات وہ Implement کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ ایک جو ہے، اس میں ایک یونیورسٹی کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! وضاحت کروں کہ اس وقت اسمبلی سیشن میں نہیں تھی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ایک سیکنڈ، وہ ٹھیک ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھایا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ وہ Gape اتنا بڑا نہیں ہے کہ جس میں آرڈیننس آنے کی ضرورت پڑے، تو جو یونیورسٹی کے حوالے سے ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے ابھی تو بل ٹیبل ہوا ہے یا وہ آرڈیننس کے حوالے سے آیا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے، اس پہ بھی سلیکٹ کمیٹی کو بیٹھنا چاہیئے، ان لوگوں کو اس میں بلانا چاہیئے تاکہ ہم سنیں اور اس کے مطابق جو لیجسلیشن ہو، قانون سازی اس کے مطابق ہو کہ کل کو اس میں مسائل پیدا نہ ہوں اور روزانہ کے حساب سے آپ کے سامنے مسائل آرہے ہیں، اسی لیجسلیشن میں جو آپ کر رہے ہیں اور پھر اس کے بعد آپ کو پھر اس میں امنڈ منٹس کرنا پڑتی ہیں۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! ہم Monday کو یہ یونیورسٹی ایکٹ پاس کرنے کیلئے لائیں گے، اگر آپ کی اس وقت ریکویسٹ تھی سلیکٹ کمیٹی میں، تو پھر آپ اس دن بات کرلیں، تو چونکہ آج نہیں ہے، Monday کو ہم اس کو وہ کرلیں گے۔ نلوٹھا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: وہ ویسے امنڈ منٹس تو آئیں گی اس میں، تو اسی کی بنیاد پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Two days, two days۔ جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محمود بیٹنی صاحب نے بہت اہم پوائنٹ Raise کیا سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور وزیر خزانہ صاحب نے بالکل ادھر ادھر کرکے، تو حقائق سے وزیر خزانہ صاحب! آپ ہاؤس کو آگاہ کریں، اور بیٹنی صاحب نے بھی کہا ہے اور ہم سب آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جہاں پہ آپ کو مشکل آئے گی، پوری اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، میں چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں کہ آپ ایبٹ آباد، مشتاق غنی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، منسٹر ہیں، سردار ادریس صاحب، لودھی صاحب، ہم چاروں کا تعلق ایبٹ آباد سے ہے، سی اینڈ ڈبلیو والوں کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے کہ وہ روڈ صاف کرنے کیلئے ہمیں ڈوزر دے دیں جو حالیہ بارشوں سے وہاں پہ تباہی ہوئی ہے، جب ہم نے ڈی سی صاحب سے بات کی، وہ کہتا ہے ہمارے پاس ایم اینڈ آر کا فنڈ نہیں ہے۔ پبلک ہیلتھ میں آپ دیکھیں تو مشینیں، ٹیوب ویلز کی

موٹریں خراب ہیں، پمپس خراب ہیں، اس کا ٹرانسفارمر خراب ہے، تو جب ہم پبلک ہیلتھ والوں سے بات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جی ہمارے پاس ایم اینڈ آر کا فنڈ نہیں ہے، ایک سال سپیکر صاحب! گزر گیا ہے اور جو نئی اے ڈی پی کی سکیمیں ہیں، وہ تو آپ دیکھ لیں، ابھی مولانا صاحب نے حقائق بھی سامنے لائے ہیں کہ کتنا پیسہ خرچ ہوا ہے؟ 17 پرسنٹ پیسہ خرچ ہوا ہے، تو آخری کوارٹر، ابھی ایک کوارٹر رہتا ہے سال کا، اس میں کس طریقے سے آپ 90 پرسنٹ خرچ کرلیں گے؟ تو آپ مہربانی کریں، اگر اس صوبے کا پیسہ جو بجٹ میں پاس ہوتا ہے، اگر وہ پورا پیسہ خرچ ہو جائے تو صوبے کے عوام کے مسائل آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ کیا بار بار صوبے کا فنڈ Lapse ہونے کا کوئی ٹھیکہ تو وزیر خزانہ صاحب نہیں اٹھایا ہوا ہے، آپ نے۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! آپ ایک وہ کریں، آپ ایک Proper briefing بھی دے دیں اسمبلی کو، ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہو کہ کیا پرابلم ہے، کیا ایشو ہے اور کدھر سے یہ ہے جی؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اسی لئے میں آپ کی اس تجویز سے، جو آپ نے آرڈرز کئے، ان شاء اللہ اس کی تعمیل کی جائے گی لیکن جہاں تک مولانا محترم نے سوال اٹھایا اور جو نکتہ اٹھایا اور نلوٹھا صاحب نے اس پہ بات کی، مولانا صاحب کے فگرز دسمبر تک انہوں نے لئے ہیں، دسمبر، جنوری، فروری اور مارچ کی End تک، ابھی جو ہم نے وہ Consistant تمام ہم نے انفارمیشن لی ہیں، وہ کافی حد تک بڑھ چکی ہیں تو ان شاء اللہ وہ بھی ہاؤس کے سامنے ہم رکھیں گے لیکن مولانا صاحب کی جو وہ ہے، انہوں نے دسمبر تک وہ فگرز اٹھائے ہیں اور جہاں تک نلوٹھا صاحب کی بات کا تعلق ہے، تو نلوٹھا صاحب! تو میں نے چھیڑ دیا موت یا زندگی کا سوال نلوٹھا صاحب کا میں، میں اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب Attention آپ کا، آپ کا Response۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: نلوٹھا صاحب بڑے وہ مصروف نظر آرہے ہیں، وہ تو ویسے صحت کا منسٹر ہے، آپ کی صحت تو ماشاء اللہ ٹھیک ہے، تو میں نے چھیڑ دیا موت یا زندگی کا سوال، اب اس سوال کا زندہ جواب ابھریں گے۔ بات یہ ہے کہ ستر ارب روپے کا ہم نے مرکز سے اور پھر اسی سال Current year سے ابھی جو انہوں نے 25 ارب کا وہ کیا ہے، ابھی تک ہمیں ملا نہیں ہے، تو بین السطور میں نے تو بات رکھ دی لیکن میرے ذرا Soft اور نرم الفاظ میں بات رکھ دی کہ ہمیں کچھ ملا نہیں ہے مرکز سے، ان شاء اللہ وہ بھی مل جائیں گے

لیکن جہاں تک پورے ہاؤس کو آگاہ کرنا ہے توان شاءاللہ ہاؤس کو بھی ہم آگاہ کریں گے، ہاؤس کو بھی بالکل بالکل ایک Thoroughly ہم بریفنگ دینگے کہ پوزیشن کیا ہے؟ کیونکہ یہ تو ہم ایک ہی، اور جہاں تک ایم اینڈ آر کی بات ہے تو میں یہاں سے سی اینڈ ڈبلیو کو جس ضلع کے ایم اینڈ آر کے فنڈز رہ چکے ہیں، میں ان کو ہدایت کرتا ہوں، فنانس کو کہ وہ جلد از جلد فنانس اور یہ رپورٹ ان شاءاللہ ہم اس سے دو تین دن میں لیں گے کہ انہوں نے کس ضلع کے ایم اینڈ آر کے فنڈز جو ان کے Maintenance کے ہوتے ہیں روڈز کے، ٹیوب ویلز وغیرہ کے، اور اگر Release نہیں ہوئے ہیں تو تین دن، چار دن کے اندر ان شاءاللہ اس ضلع تک وہ پہنچ جائیں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پہ ڈسکشن ہوگئی اور ہم منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کریں گے کہ ایک Proper briefing بھی Arrange کردیں تاکہ پارلیمنٹیریز کو ایک Proper briefing ملے اور ان کو پتہ چلے کہ کیا ایشوز ہیں؟ ابھی روٹین ایجنڈا کی طرف۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه سر! يو خبره كول غواړم، صرف يو خبره كوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ بیٹھ جائیں، آپ نے، آپ تھوڑا۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه جي د دې فناس باره كښې يو خبره كوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جلدی، ایک منٹ میں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: د فنانس دا كومه خبره ده زمونږ په دير كښې، په دې لړې ورځې مخكښې دا واورې چې شوې وې نو ټريكټرو كار كړے وو، په ټريكټرو باندې او تاسو په خدائے يقين اوكړئ چې د ايم اينډ آر يوه پيسه په ضلع كښې نشته دے، يوه پيسه نشته دے۔ هغوى دا وائي چار كروړ څه د پاسه وې، په تير شوى جون كښې ټينډرې شوى دى، تر اوسه پورې دا ايم اينډ آر فنډ زما خيال دے چې دا څو مياشتې پاتې دى نو چې يو نهه مياشتې اوشوې او پيسې نه دى ملاؤ شوى او كار نه دے شوے نو په درې مياشتې كښې به څنګه كيږى چې نهه مياشتې تيرې شوى دى په هغې كښې پيسې نه دى ملاؤ شوى نو دوئ به څنګ كوى؟

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ ابھی آتے ہیں، آئٹم نمبر2، میڈم عظمیٰ خان۔ 'کوئسچنز آور' ۔

* 2742 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع نوشہرہ میں نیاڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قائم کیا گیاہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتومذکورہ ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس سٹاف، ٹیکنیشن اور کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں،ان تمام بھرتی شدہ افراد کے تعلیمی کوائف کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز جس جس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں،ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر(صحت)} : (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس سٹاف، ٹیکنیشن اور کلاس فور افراد کی بھرتیوں کی تفصیل منسلک ہے۔تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب۔سر!کوئسچن نمبر2742، سر!اس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر شہرام، مسٹر شہرام خان، Please attention آپ کا کوئسچن ہے۔ 2742,2742

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں نے کوئسچن کیا تھا کہ نوشہرہ میں ایک نیاڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنایا گیاہے اوراس کے سٹاف کی تفصیل مانگی تھی جو کچھ یوں ہے کہ ٹوٹل اس میں 230پوسٹیںFill up کی گئی ہیں اور اس میں صرف سولہ ڈاکٹرز ہیں، باقی سٹاف ڈاکٹرز کے علاوہ ہے، توایک تو مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ہستال جو ہے وہ ڈاکٹرز سے چلتے ہیں یاسٹاف سے چلتے ہیں ؟ایک تو یہ بات،اور دوسرا جناب سپیکر!اسی سے Related ثوبیہ شاہد صاحبہ کا کوئسچن ہے اور انہوں نے تمام افراد کے ڈومیسائل اور ٹیسٹ اور انٹرویو کا طریقہ کار پوچھا تھا، صرف بتایا گیا کہ ہم نے انٹرویولیاہے، 230 پوسٹیں Fill up ہو رہی ہیں، سپیکر صاحب!اس کیلئے انٹرویوکس نے Conduct کیا، کس نے انٹرویولیا،آیاکیاضروری نہیں تھاکہ ڈاکٹرز کے علاوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر شہرام خان پلیز، مسٹر شہرام خان۔۔۔۔۔

محترم عظمیٰ خان: ڈاکٹرز کے علاوہ اس پہ کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کوئسچن میں ساری ڈیٹیل موجود ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مظمیٰ خان: ان کا کوئی ٹیسٹ کرایا جاتا، یہاں تو این ٹی ایس کی لائنیں لگادی جاتی ہیں اور وہاں پہ 230 لوگ ڈائریکٹ ایک انٹرویو کے تھرو بھرتی ہورہے ہیں۔

جناب سپیکر: مسٹر شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ سپیکر صاحب۔ایم پی اے صاحب کا اپنا جو سوال ہے، دیکھیں جی، یہ سوال تو ایک پرانا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ بالکل Recently جو صوبائی حکومت سے انہوں نے جو سوال کیا تھا، وہ جواب ان کو پورا دیا گیا، بہر حال ان کے سوال کو میں ایڈ کرلوں کہ ڈاکٹرز کی جو ہم نے Recently تنخواہیں بڑھائی ہیں، وہ ہم نے اسی وجہ سے بڑھائی تھیں پورے صوبے کیلئے اور پاکستان میں پہلی دفعہ سب سے زیادہ تنخواہیں اب خیبر پختونخوا کی حکومت دے رہی ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم Advertise کرتے، ڈاکٹرز ایک تو کم آتے، پھر جب آ بھی جاتے ان کو انٹرویو کرکے، ان کو Post out کیا جاتا تو وہ اگر پشاور یا ارد گرد کے بڑے شہروں کے علاوہ ان کو کہیں باہر بھیجتے، وہ Arrival ہی نہ کرتے تو ہم کسی کو زور سے پکڑ کر نہیں لے جاسکتے تھے، تو اس کو Tackle کرنے کیلئے ہم نے تنخواہیں بڑھا دیں تاکہ Attractive salaries ہوں اور لوگ اب تو، ابھی جو ہم نے ایڈورٹائزمنٹ کی ہے سپیشلسٹس کی، پورے صوبے میں اس کا Hiring process شروع ہے، ہاں گریڈ 17 کے جتنے ڈاکٹرز ہیں، 395 ہمیں پبلک سروس کمیشن نے بھیج دیئے ہیں، ان کی وہ Scrutiny ہورہی ہے اور ان کو ان شاء اللہ اگلے ہفتے پوسٹ آؤٹ کر دیا جائے گا اور اس کے علاوہ جو باقی ڈاکٹرز ہیں، ان کی Extension کا مسئلہ تھا، وہ ہم نے Sort out کرلیا ہے، آج ہی اس میں آرڈر ہو گیا، ان شاء اللہ تو وہ بھی اور اس کے ساتھ ساتھ 3800 اور ڈاکٹرز کی Positions، آج اخبار میں بھی آیا ہے، ہم نے اس کی سینکشن لے لی ہے، ان شاء اللہ اس کو ایڈورٹائز کر رہے ہیں، تو پورے اس کو رولز ہم نے Relax کر دیئے تاکہ باقی اس کی جو ضروریات ہیں ہسپتالوں کی، وہ آنے والے مہینوں میں ان شاء اللہ پوری کر دی جائیں گی ان شاء اللہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2743، ثناء اللہ، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 2743 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت کے دوران دیر بالا میں ٹیکنکل اور نان ٹیکنکل سٹاف لمبی رخصت پر گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو رخصت پر جانے والے جملہ سٹاف کی تفصیل گریڈ وائز بمعہ ہسپتال بتائی جائے؟

<u>جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر دیر بالا کے زیر نگرانی مختلف ہسپتالوں کے ٹیکنکل اور نان ٹیکنکل سٹاف جو کہ لمبی رخصت پر گئے تھے یا ہیں، ان کی تفصیل ہسپتال وائز درج ذیل ہے:

S.No	Name	Designation	BPS	Station	Period of leave	Total days
1.	Pass Bahadar	Chowkidar	02	CD Badail	1/3/2014 to 28/2/2016	730
2.	Yaseen Ullah	Sweeper	02	Cat Wan	31/12/2012 to 31/12/2014	730
3.	Hanif Muhammad	Store Keeper	06	Cat Wan	26/11/2012 to 26/11/2014 28/8/2015 to 30/1/2016	730 152
4.	Umar Wahid	Behshti	05	BHU Bin	1/7/2014 to 30/6/2016	730
5.	Ali Saeed	Jr. PHC Tech MP	02	EPI Wari	11/8/2014 to 8/3/2015	210
6.	Jehan Zeb Shah	Word Orderly	09	Cat Barawal	5/11/2015 to 5/3/2016	120
7.	Taj Mahal	Dal	04	Other Hospital	1/9/2015 to 29/12/2015	120
8.	Fazal Subhan	Jr. PHC Tech MP	04	BHU Qulandi	20/3/2015 to 17/7/2015	120
9.	Farkh Naz	Jr. PHC Tech MCH	12	BHU Sheringal	1/12/2015 to 29/11/2016	365
10.	Fazilat	Jr. PHC Tech MCH	12	MCH Wari	1/1/2016 to 31/12/2016	365
11.	Fazal Muhammad	Jr. PHC Tech MP	12	BHU Bin	16/3/2015 to 13/7/2015	120
12.	Ghulam Hazrat	Sr. PHC Tech MP	14	Cat D Wari	1/3/2015 to 28/6/2015	120
13.	Jan Muhammad	D. Attendant	04	RHC Bibyawar	3/11/2015 to 22/12/2015	50
14.	Rahmat Rahim	Driver	06	DHO Office	5/11/2015 to 4/3/2016	120

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وزیر صحت صاحب چې دا کوم جواب ورکړے دے جی، نو په دغې حواله باندې زما د خبرې مقصد دا وو چې په واړئ چې زما د پی کے-93 پوره سب ډویژن دے، په دیکښې ډیر څه کسان داسې دی چې دوئ د ملک نه بهر دی، کالونه جی اوشو، پکار خو دا ده چې یو Proper enquiry اوشی۔ یو سړے ډرائیور دے که سویپر دے، په دې یو دغه باندې که تاسو اوګورئ په دې سیریل نمبر1 باندې چوکیدار دے نو چې د هسپتال چوکیدار په هسپتال کښې نه وی، په دې حالاتو کښې، نو دا ډیره د افسوس خبره ده جی چې څوکیدار په هسپتال کښې موجود نه وی نو د هسپتال حفاظت به څوک کوی؟-----

جناب سپیکر: شہرام خان۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ډاکټران خوئے هم نشته، علاج، د علاج ئے خو دغه حالت دے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو کوئسچن کا 'ڈیٹیلڈ' جواب دے دے گا۔

سینئر وزیر (صحت): زه جی، ایم پی اے صاحب سحر هم راغلے وو، یقیناً دوئ په خپله حلقه کښې او د هسپتالونو حوالې سره د دوئ ډیر Concerns هم دی او ډیر سیریس هم دی، نو د دوئ Effort appreciate کوم، نن هم راغلی وو، د ډاکټرانو حوالې سره یا نور څیزونو سره، هغه ورله مونږ Sort out کوؤ۔ زما وختی چې کوم سوال ایم پی اے صاحبې کړے وو، د هغې حوالې سره چې سټاف دے خو دوئ د ریلیف کومه خبره کوی، که دوئ وائی چې مونږ پکښې انکوائری اوکړو، ما ته هیڅ اعتراض نشته دے، زه به نن آرډر ورکړم، د ګل د ورځې نه به ان شاء اللہ انکوائری اوشی، هغه Clarity به راشی چې کوم سړے کوم ځائې دے او هغې باندې Already چونکه مونږ ډیپارټمنټ ته وئیلی دی چې کوم کوم سټاف په چهټئ دے، کوم کوم راغلے دے، د هغوی سکروټنی اوکړئ او کوم چې د چهټئ نه علاوه دی، د هغوی خلاف قانونی کارروائی Already order شوے دے چې هغه Across the board د په ټوله صوبه کښې چې کوم ځائې کښې دی نو هغه به Clarity راشی۔ که دوئ نور څه ډیټیل غواړی، زه ورته هر وخت Available یم، نن هم راغلے وو، Monday باندې به ورسره زما سټاف یا د

اسمبلئ کوئسچن نه پس کښيناستل اوشی، د دوئ کوم Concerns دی، مونږ به ئے ایڈریس کړو ان شاء الله خو زه دا وایم، یو دې هاؤس ته به هم دا ریکویسټ کوم، مونږ باندې اکثر دا دغه راشی چې یره یو سړے چهټی غواړی، که مونږ یو پالیسی جوړه کړو، ایم پی اے صاحب حوالې سره نه وایم خو یو جنرل خبره کوم او بیا مونږ وایو چې یره چهټی مونږ نه ورکوؤ Until, unless certain criteria نه پوره کوی نو بیا ممبرانو باندې هم پریشر وی، هغوی هم بیا مونږ پسې راځی چې یره چهټی دې ډاکټر له یا دې فلانی سړی له ضروری ده، که ورکوؤ نو دا مسئله راځی، که نه ورکوؤ نو بیا ظاهره خبره ده په هغوی باندې پریشر پاتې کیږی نو یو کلیئر دغه چې کوم دے نو که دې هاؤس نه مونږ طرف ته یو سپورټ یو دغه راځی، زه Principle stand اخلم، مونږ د هغې خبرې نه بیا نه وروستو کیږو ان شاء الله۔

جناب سپیکر: شهرام خان! انکوائری آرډر کړه، زما خیال دے چې ستاسو به دغه اوشی۔ نیکسټ، 2745، صاحبزاده ثناء الله صاحب، پلیز۔

* 2745 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر حلقہ پی کے۔93 میں واقعہ کیٹگری ڈی ہسپتال، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر، ٹیکنکل سٹاف اور کلاس فور کی آسامیوں پر لوگ تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں تعینات عملہ کی تفصیل ہسپتال وائز فراہم کی جائے، نیز خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع دیر حلقہ پی کے۔93 میں واقعہ مذکورہ ہسپتال بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ڈسپنسریوں میں تعینات عملہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل ہسپتال وائز درج ذیل ہے:

Category "D" Hospital Wari

S.No	Nomenclature of Posts	BPS	Sanctioned	Filled	Vacant
1.	Medical Officer (Cont. Slab-Iii)	19	1	0	1
2.	Children Specialist	18	1	0	1
3.	Gynecologist	18	1	0	1
4.	Medical Officer	18	1	1	0
5.	Physician	18	1	0	1
6.	Surgeon	18	1	0	1

7.	Senior Medical Officer	18	1	0	1
8.	Medical Officer	17	4	4	0
9.	Primary Health Care Technologist (MP)	17	1	1	0
10.	Dental Surgeon	17	1	1	0
11.	Charge Nurse	16	10	5	5
12.	Chief PHc Technician (Multi Purpose)	16	1	1	0
13.	Chief PHC technician (MCH)	16	1	1	0
14.	Senior Clerk	14	1	1	0
15.	Clinical technician (Pharmacy)	12	1	1	0
16.	Clinical Technician (Pathology)	12	1	1	0
17.	Primary Health Care Technician (Multi Purpose)	12	1	1	0
18.	Senior PHC Technician (Multi Purpose)	12	1	1	0
19.	Junior Clerk	11	2	4	0
20.	Clinical Technician Primary Health Care (MCH)	9	1	1	0
21.	Junior Clinical technician (Anesthesia)	9	1	2	0
22.	Junior Clinical Technician (Pathology)	9	4	1	0
23.	Junior Clinical technician (Cardiology)	9	1	1	0
24.	Junior Clinical technician (Surgical)	9	2	2	0
25.	Junior Clinical technician (Dental)	9	1	1	0
26.	Junior Clinical technician (Pharmacy)	9	1	1	0
27.	Junior Clinical Technician (Radiology)	9	1	1	0
28.	Store Keeper	6	1	1	0
29.	Electrician	5	1	1	0
30.	Fitter Mechanic Mistry	5	1	1	0
31.	Driver	4	3	3	0
32.	Dai	2	1	1	0
33.	Dental Attendant	2	1	1	0
34.	Leboratory Attendant	2	1	1	0
35.	Ward Orderli	2	5	5	0
36.	X-Ray Attendant	2	1	1	0
37.	Chowkidar	1	2	2	0
38.	Dhobi	1	1	1	0
39.	Mali	1	2	2	0
40.	Sweeper	1	3	3	0
41.	Sanitary Petrol	1	1	1	0
42.	Naib Qasid	1	1	1	0
43.	Behshti	1	1	1	0

			70	59	11

S.No	RHC Naig Bandi	BPS	Sanctioned	Filled	Vacant
1.	Medical Officer	17	2	1	1
2.	Dental Surgeon	17	1	0	1
3.	Charge Nurse	16	1	0	1
4.	Junior Clerk	11	1	1	0
5.	Junior PHR Technicain (MP)	9	2	2	0
6.	Junior Clinical Technician (Pathology)	9	1	1	0
7.	Junior Clinical Technician (Cardiology)	9	1	1	0
8.	Junior Clinical Technician (Dental)	9	1	1	0
9.	Junior Clinical Technician (Radiology)	9	1	1	0
10.	Junior PHC Technician (MCH)	9	1	1	0
11.	Driver	4	1	1	0
12.	Dai	2	1	1	0
13.	Ward Orderli	2	3	3	0
14.	Ward Attendant	2	0	0	0
15.	X-Ray Attendant	2	1	1	0
16.	Behishti/Sweeper	1	3	3	0
17.	Chowkidar	1	1	1	0
18.	Sweeper	1	22	19	3

List of Health Facilities in PK-93

S.No	Type of Health Facility	Name of Health Facility	Tehsil	UC
1.	Category “D” Hospital Wari	Category “D”	Wari	Wari
	Total	1		
2.	Rural Health Centers	RHC Bandi Nehag	Wari	Bandi Nehag
	Total	1		
3.	MCH Center	MCH Center Wari	Wari	Wari
	Total	1		
4.	Civil Dispensaries	CD Jatgram	Wari	Jatgram
5.	Civil Dispensaries	CD Shalgah	Wari	Shalgah
6.	Civil Dispensaries	CD Badali	Wari	Bandi Nihag
7.	Civil Dispensaries	CD Shenkari	Wari	Akhagram
	Total	5		
8.	Basic Health Units	BHU Pahta	Wari	Akhagram
9.	Basic Health Units	BHU Akhgram	Wari	Akhagram

10.	Basic Health Units	BHU Malanga	Wari	Disl;or
11.	Basic Health Units	BHUPatawo	Wari	Kotakay
12.	Basic Health Units	BHU Kakad	Wari	Wari
13.	Basic Health Units	BHUDiskore	Wari	Wari
14.	Basic Health Units	BHU Nasir Abad	Wari	Chapar
15.	Basic Health Units	BHU Jalar	Wari	Jallar
16.	Basic Health Units	BHU Sundal	Wari	Sundal
17.	Basic Health Units	BHUNihag	Wari	Nihag
18.	Basic Health Units	BHUBaradar	Wari	Kotkay
Total		11		

Sanctioned posts for each BHU PK-93					
			Sanctioned	Filled	Vacant
1	Medical Officer	1	11	11	0
2	Jr. PHC Technician	2	22	22	0
3	Jr. PHc tech MCH	1	11	11	0
4	Ward Orderly	1	11	11	0
5	Dai	1	11	11	0
6	Behshti	1	11	11	0
7	Chowkidar	1	11	11	0

Sanctioned posts for each CD PK-93					
			Sanctioned	Filled	Vacant
1.	Jct. Pharmacy	1	4	4	0
2.	Ward Orderly	1	4	3	1
3.	Behshti	1	4	4	0
4.	Chowkidar	1	4	4	0

Sd/xxxx
District Health Officer
District Upper Dir

صاحبزادہ ثناءاللہ: د وزیر صحت صاحب دا جواب چې کوم دے جی، زه ترې مطمئن یم، دې اوسنی د جواب نه چې یره دوئ وائی چې مونږه کلرکان نه دی بهرتی کړی، کلیریکل سټاف مونږ په دې وخت کښې نه دے بهرتی کړے خو زه دا یوه خبره جی کوم چې کلاس فور ملازمینو تعلق اکثر د لینډ ډونرز سره وی، پکار خو دا ده چې څوک لینډ ډونر وی نو چې هغه پرې بهرتی کیږی-----

جناب سپیکر: ته مطمئن ئې، مطمئن ئې ته؟ نیکسټ، نیکسټ، خپل کوئسچن ته لاړ شه 2843۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما خیال دے سپیکر صاحب! بیا خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن، تا اووئیل چې زه مطمئن یمه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: نه جی، د دې یوې خبرې، یو خبره ورته کوم کنه جی۔

جناب سپیکر: هں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: چې پکار خو دا ده چې لینډ ډونر بهرتی کیږی، دلته داسې اوشی چې لینډ ډونر غریب خبر نه وی او د بلې حلقې نه ئے سړے بهرتی کړے وی نو پکار ده چې، منسټر صاحب ته زه دا ریکویسټ کوم چې دا خبره یقینی کړی چې هغه خلق بهرتی کیږی چې د چا حق وی۔

جناب سپیکر: او کے۔ شهرام خان، شهرام خان! یو منټ، دا بل کوئسچن هم ته اوکړه، دا به یو ځائې شریک جواب درکړی، 2843 دواړه اوکړه، دواړه به درته بیا Respond کړی۔

* 2843 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع دیراپر میں واقع یونین کونسل نہاگ میں RHC کی منظوری ہوچکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ RHC کی منظوری کی تاریخ، ٹینڈر کی تاریخ اور موجودہ پوزیشن بمعہ جملہ کاغذات فراہم کی جائے، نیز مذکورہ RHC کی تعمیر کی مد میں ٹھیکہ دار کو ملنے والی رقم/ادائیگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ یونین کونسل نہاگ میں آر ایچ سی کی منظوری نہیں ہوئی، مذکورہ یونین کونسل میں 1990 سے 1992 میں تھرڈ ہیلتھ پراجیکٹ نے ایک آر ایچ سی بنائی تھی جو کہ ابھی بند پڑی ہے جسکی بلڈنگ خراب ہو چکی ہے اور Equipment بھی موجود نہیں۔ محکمہ صحت نے تزئین وآرائش کیلئے اور آر ایچ سی کو روڈ پہنچانے کا پی سی-I بنایا ہے جس کو صوبائی حکومت صحت نے مراسلہ نمبر PO-VI/H/4-931/Parsa/Vil-VI/2015 dated

10-06-2015 کے تحت پی ڈی ایم اے کو ارسال کیا ہے، جیسے ہی اسکی تزئین و آرائش پی ڈی ایم اے کرے گی، آر ایچ سی مذکورہ کو باقاعدہ طور پر کھول دی جائے گی۔ ابھی نہاگ بی ایچ یو میں مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو کی منظوری ہو چکی ہے جس کا نام ماتوڑ بی ایچ یو ہے لیکن سی اینڈ ڈبلیو نے ابھی تک مذکورہ بی ایچ یو محکمہ صحت کے حوالہ نہیں کیا ہے۔

(ب) ضرورت کے پیش نظر خیبر پختونخوا حکومت نے پندرہ بی ایچ یوز جس میں بی ایچ یو نہاگ کی منظوری 2010-11 کو Under ADP scheme No. 190/Cod No. 89644 Establishment of Khyber Pakhtunkhwa ہوئی ہے، یہ سکیم 2013-14 کو 59.862 ملین لاگت سے مکمل ہو چکی ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! په دې جواب کښې دا باندې آر ایچ سی باندې، دا پیج خو ښکاری نه، دا یو آر ایچ سی جوړه شوې ده خو تر ننه پورې په دې آر ایچ سی کښې نه ډاکټر شته، دا بنده پرته ده۔ د دې سټاف په نورو هسپتالونو کښې دے، تر ننه پورې په هغې کښې ماسوائې د څوکیدار نه هیڅوک موجود نشته دے۔ د بی ایچ یو چې کوم سټاف دے، هغه خپله بی ایچ یو چلوی خو د آر ایچ سی چې کوم سټاف دے، هغه سټاف تر اوسه پورې په دغه هسپتال کښې حاضری هم نه ده کړې، نو که دوئ دا جواب کوم ورکړے دے۔

جناب سپیکر: ثناء الله صاحب! دا کوم کوئسچن دے؟ دا 2843 چیک کړه ته۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جی جی، دا دے-----

جناب سپیکر: 28-----

صاحبزادہ ثناءاللہ: یو منټ جی، زه ئے ګورم۔

جناب سپیکر: ته بل کوئسچن ته لاړې۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یونین کونسل نهاګ والا، هم دا خبره کوم جی کنه۔

جناب سپیکر: دا 2843 ته چیک کړه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا 2745 دے جی۔

جناب سپیکر: دا خو ما سره نشته، دا 2843، 2843 ، دا نشته؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: هں جی، دا زما په دې کاپئ کښې نشته جی، دا حالت دے جی نو، د دغې جواب په دې کښې نشته دے ، دا د بل یو دے۔

جناب سپیکر: دا چا؟ تا سو چیک کړئ، دا کوم یو دے ؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا هسپتال په 1990 سے 1992 تھرڈ پراجیکٹ نے آر ایچ سی بنائی تھی جو کہ ابھی بند پڑی ہے، نو دوئ پخپله باندې ایډمټ کوی چې څه پکښې شته دے نه، نو پکار خو دا دی چې هسپتال جوړ شی نو په هسپتال کښې سټاف پکار دے ، په هسپتال کښې دوئ پخپله ایډمټ کوی، نو زه به هغې باندې Further څه سوال کوم، دوئ وائی چې سامان پکښې،'ایکوپمنټ' پکښې هم نشته دے او څوک پکښې موجود نشته دے ، په جواب کښې پخپله لیکلی دی جی۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): دا کوئسچن نمبر راته لړ اووایئ، Sorry جی زه-----

صاحبزادہ ثناءاللہ: 2843۔

جناب سپیکر: 2843۔

سینیئر وزیر (صحت): 2843 خو زما په دغه کښې نشته جی، .I am sorry، 27 به وی جی، نیکسټ کوئسچن 2745 دے۔

جناب سپیکر: تا سو چیک کړئ جی، دا 2843 چیک کړئ۔ (مداخلت) هں دا څنګه شوے دے ؟

سینیئر وزیر (صحت): ټھیک شوه جی، ټھیک شو، لاسټ کوئسچن، ما سره لاسټ دے۔

جناب سپیکر: او شته، Okay okay, agree

سینیئر وزیر (صحت): داسې کار دے چې دا بی ایچ یو شته، هلته آر ایچ سی دوئ چې کوم Date یاد کړو، په هغې کښې جوړ شوے دے، بیا ډیپارټمنټ ته Handover شوے نه دے، دا په تیر دور کښې مخکښې، ډیر مخکښې داسې څه آر ایچ سی، بی ایچ یو وغیره په ټوله صوبه کښې یا هیلتھ سنټر جوړ شوے وو چې کوم د فیډرل ګورنمنټ د یو پروګرام د لاندې جوړ شوے وو او هغې کښې چې کوم دے نو بیا دغه وو، دیکښې بی ایچ یو په دغه یونین کونسل کښې شته، آر ایچ سی مونږ ته نه ده Handover شوے، چې کله آر ایچ سی Handover شی مونږ به ورله بالکل سټاف ورکوؤ، مونږ به 'ایکوپمنټ' هم ورکوؤ، مونږ Bound یو چې دا کار مونږ اوکړو خو بهرحال که دوئ ته پکښې څه Confusion یا زما Clarity کښې یا دېکښې، زما سیکرټری ناست دے، د دې Questions/ Answers د دغه نه پس زه ایم پی اے صاحب سره کښېناستې شمه جی۔

جناب سپیکر: جی ثناءاللہ صاحب، ثناءاللہ صاحب پلیز۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا جی په 2005 /2004 کښې یو آر ایچ سی منظور شوې وه، هغه تر اوسه پورې مکملیږی نه، زه خو هم دا وایمه کنه جی، زما چې څومره سوالات راغلی دی نو دا په بدنیتئ به نه وی جی، دا د محکمې د تنګولو د پاره به نه وی، دا به د اصلاح د پاره وی، زه دا وایم چې دا په 2004/2005 کښې یو بلډنګ شروع شی او 2016 شو او بلډنګ مکمل کیږی نه، اوس به د دې نه پس به دا مکمل کیږی، نو چې کله دا بیا هغه ته Handover کیږی نو هغه بلډنګ به ختم شوے وی، نو زه وایم چې د داسې هسپتالونو د جوړولو ضرورت به څه وی چې په لس کاله کښې او په دولس کاله کښې هسپتال نه مکمل کیږی؟

جناب سپیکر: شهرام خان! اهم خبره ده، پلیز د دې نوټس ته خپله واخله او دا چیک کړه کنه جی۔

سینیئر وزیر (صحت): ما جی دا ځان سره نوټ کړل، زما سیکرټری صاحب ناست دے، هغوی هم ځان سره نوټ کړی دی او زه ورته د دې ځائې نه وایم چې بالکل مونږ چونکه ډیپارټمنټ خو یو آرډر Place کړی، بیا سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ یا Concerned چې هر یو وی، هغوی هغه بلډنګ سټرکچر پوره کوی، Concern

د زمونږ دا چې ده تهیک بالکل ئے خبره ، Validدے ، دے تهیک بالکل ئے
ډیپارټمنټ خپله هم Concern دے او د دې هاؤس د هر ممبر به دا Concernوی
چې یو شے په ټائم پوره شی نو د هغې به خلقو ته فائده وی، دوئ به ورسره شی،
کمیټی به ورله جوړه کړو، سی اینډ ډبلیو به شی، هیلتهـ ډیپارټمنټ به شی، دوئ
به په هغې کمیټئ کښې چې کوم دے نو دوئ به هم پکښې شی، دوئ به یو ځائې د
هغه ځائې وزټ اوکړی، څه چې په کوم ځائې د کوم ډیپارټمنټ کمی بیشی وی،
هغه به ختمه شی او ان شاء الله We will work it out, I hope چې ایم پی اے
صاحب په دې باندې Satisfied به وی۔

جناب سپیکر: ثناء الله صاحب! داسې به اوکړو، بریک کښې شهرام خان سره او د
دوئ 'کنسرنډ' سیکرټری سره کښینئ نو ستاسو دا ایشو چې هلته ډسکس شی،
هغه وائی چې تاسو څه Possible help وی، هغه به اوکړی۔ سیکرټری صاحب د
دوئ ناست دے هلته، ټهیک شو جی، بریک کښې به تاسو دوئ سره چې دے نو
شهرام خان! ټائم ورکړئ او دا لږ ډسکس کړئ ورسره۔

صاحبزاده ثناءالله: سپیکر صاحب! داسې ښکاری چې دا یو جوائنټ مسئله ده جی، د
بی ایچ یو هم دا حالت دے، د آر ایچ سی هم دا حالت دے، ما وختی منسټر
صاحب ته یو خبره اوکړه، کیټګری ډی هسپتال د واړئ په 2004/2005 کښې جوړ
شوے دے، د هغې بنګلې تر اوسه، پیمنټ ټول شوے دے، ټهیکیدار پیسې هم
اخستې دی خو زه اوس په دې نه پوهیږم چې ټهیکیدار پیسې لس کاله مخکښې
اخستې دی او هسپتال داسې پروت دے، دا تپوس د چا نه اوکړم؟ ما ته خو
ډیپارټمنټ هم نه دے معلوم، نو ما وئیل چې یره نور وس مې نه کیدو نو ما وئیل
چې که دې وزیر صحت صاحب ته څه معلومات پکښې وی او یا زمونږ رهنمائی
پکښې اوکړی نو ښه به وی ځکه چې ټهیکیدار پیسې اخلی، دا بدقسمتی نه ده
جی؟ چې څلور کروړه او پینځه کروړه روپئ هغه واخلی، په جیب کښې ئے
کیږدی۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: د تپوس ترې څوک وی نه اؤ بل طرف ته مونږه بيا چغې د انصاف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ، اوبه شی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: انصاف او دا څيز، دا زما خيال دے دواړه چې دی، متضاد دی۔

جناب سپیکر: کوئسچن، کوئسچن۔

سینیئر وزیر (صحت): دا دا سې کار دے جی چې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): جی جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: محکمه صحت حوالې سره خبره ده او دا انتهائی اهميت حامل محکمه هم ده جی، نو زه د دې سوال په وساطت باندې جناب منسټر صاحب په نوټس کښې دا خبره راوستل غواړمه چې په غازی پالس کوهستان کښې يو ټی بی سی جوړه ده، تقريباً پينځه کاله اوشو محکمې ته Handover هم ده، هغې کښې ايکسرے پلانټ هم شته، ليبارټری پکښې هم شته، کوهستان غوندې علاقه کښې ليکن تر اوسه پورې يو ډاکټر پکښې نشته جی۔ هغه شته ليبارټری، ايکسرے، دا شته، سامان ضائع کيږی او دغه وجې نه خلق دغه ليبارټری ټيسټ او ايکسرے د پاره کم سے کم بل ځائې ته، شانګلې ته ځی جی، نو لهذا زه د ده په نوټس کښې دا خبره راوستل، سيريس دا خبره د واخلی جی، بالخصوص زنانه ته، بچو ته انتهائی سخت تکليف دے جی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان! پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: نو زمونږه فعال نوجوان منسټر دے جی، نو زه توقع لرم چې دوئ به دا مسئلې حل کړی۔

سینیئر وزیر (صحت): جی، بالکل ايم پی اے صاحب! ستاسو خبره مونږ ځان سره نوټ کړه، زما سيکرټری صاحب بيا وايم چې شاته ناست دی، هغوی به هم ځان سره دا خبره نوټ کړې وی۔ مونږ د Hiring چونکه کوهستان خصوصاً او ايم پی اے صاحب حوالې سره اول د هغوی سوال جواب ورکړم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (صحت): د دوئ چې څنګه Concerns دی، دا زما هم دی جی، او زه بالکل کلیئر دې ځائې کښې دا ځان دغه کول غواړمه چې ډیپارټمنټ دا سې هیڅ قسم څه مجبوری نشته چې کوم ځائې کښې فالټ دے، هغه به مونږ ټهیک کوؤ، دا زمونږ Responsibility ده، هن، بل ډیپارټمنټ سره مسئله ده، چونکه بلډنګ جوړیږی، هغې باندې ټائم اولګیدو، هغه زمونږ هم Concerns دی، نو د هغې حوالې سره د صاحبزاده صاحب حوالې سره زه بیا دا وئیل غواړم چې دوئ به راشی، بلکه که دوئ وزټ کول غواړی، زما د ډیپارټمنټ کسان به هم شی، سی اینډ ډبلیو به شی، منسټر صاحب ته به هم ریکویسټ اوکړو هغوی به هم ټیم کړی، د دوئ په سربراهی کښې د لاړ شی، وزټ د اوکړی، رپورټ به مونږ له راکړی۔ که د هیلتھ ډیپارټمنټ په حوالې سره څه کمزورئ وی، هغه به مونږ ختم کړو، که سی اینډ ډبلیو حوالې سره وی او که پیسې پکار وی، پیسې به ورله نورې ورکړو او ایم پی اے صاحب چې څنګه خبره اوکړه، بالکل جی Hiring روان دے، پیرامیډیکس هم مونږ اخلو، ان شاءالله ډاکټران هم مونږه اخلو، تنخواګانې زه بیا وایم مونږه چونکه کوهستان ډیر Far flung area ده او هلته ډاکټر تلو ته نه وی تیار، نو مونږ د هغوی تنخواګانې د ټولو نه زیاتې بړهاؤ کړې، دې کیټګری سی کښې کوهستان هم راځی نو ان شاءالله چې کوم نوی ډاکټران مونږ اخلو، هغې کښې پراسیس روان دے، څه 395 ایم اوز دی، نور سپیشلسټان دی، هغه به دوئ ته ان شاءالله ځی او دوئ سره به هم چې کوم دے نو زما سیکرټری صاحب دغه نه پس به ما سره کښینی نو هغه به مونږ تاسو سره ډسکس کړو ان شاءالله، بالکل به کوؤ جی۔

جناب سپیکر: نیکسټ، نیکسټ، مولانا صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): نه جی سپیلیمنټری خو-----

جناب سپیکر: اچھا، مولانا صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب سپلیمنٹری، اوکے، مولانا صاحب سپلیمنٹری کریں، اس کے بعد آپ۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں یہ کوئسچن کرنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے، وزیر صحت سے کہ یہ بتایا جائے کہ یہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز جو ہیں، یہ حکومت کے پاس ہیں یا ٹھیکے پر دیئے جا چکے ہیں، پی پی ایچ آئی کو یا پی پی پی کو، یہ بتایا جائے کہ یہ ٹھیکے پر ہیں یا حکومت کے پاس ہیں؟

جناب سپیکر: مولانا صاحب! اس کیلئے فریش کوئسچن لائیں جی، پلیز آپ فریش کوئسچن لیکر آئیں جی۔

قائد حزب اختلاف: اسی ضمن میں؟

جناب سپیکر: ہاں جی، سردار، سردار حسین صاحب، پلیز سپلیمنٹری۔

جناب سردار حسین (چترالی): ہاں سپلیمنٹری ہے سر، میں وزیر صحت سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ میرے حلقے میں 2007 میں سیلاب آیا تھا اور ایک بی ایچ یو مکمل طور پر تباہ ہوا، 2009 میں اس کی دوبارہ تعمیر شروع ہو گئی اور 2012 میں وہ کمپلیٹ ہو گیا ہے اور بلڈنگ تیار ہے لیکن سیکرٹری صاحب اس میں جانے کیلئے Approval نہیں دے رہے ہیں، اس لئے ٹھیکہ داروں نے اس کو بند کیا ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ چھ مہینے لیٹ کیوں ہوا؟ چھ مہینے لیٹ کرنے کیلئے انہوں نے دو سال تک Approval نہیں دی ہے، دو سال خود لیٹ کیا ہے، ایک سال چھ مہینے کیلئے دو سال لئے، اب ایک اخروٹ کے نیچے او پی ڈی ہو رہی ہے، سٹاف بھی موجود ہے، دوائیاں بھی جاری ہیں، بلڈنگ بند ہے۔ پانچ چھ دفعہ میں وزیر صاحب کے دفتر میں خود گیا ہوں، ابھی میرے خیال میں آپ مہربانی کر کے مجھے Surety دیں کہ آپ کب اس اخروٹ کے درخت سے اس تیار بلڈنگ میں، اس پہ شفٹ کریں گے؟

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): دو، دو سوالات ہیں، بالکل دو سوالات ہیں، کوئسچن سے بالکل ہٹ کے ہیں، بہر حال میں جواب دے دیتا ہوں۔ ایک تو مولانا صاحب کی جو Concerns تھیں، یہ پی پی ایچ آئی کو ہم نے نہیں دیا تھا جی، جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی، اس وقت سے ان کو الاٹ کیا گیا تھا، بی ایچ یو صرف، بی ایچ یو صرف، اور پھر اس کی Continuation پھر پچھلی حکومت نے کی، ابھی ان کا کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے، وائنڈ اپ کر رہے ہیں، ایک چیز، لیکن اس فلور آف دی ہاؤس پہ مختلف ممبران، جب وہ کہہ رہے تھے کہ جی ہم چھوڑ کر جا رہے ہیں تو اس ہاؤس میں ایم پی ایز کھڑے ہو کر انہوں نے کہا کہ بڑی اچھی ان کی پرفارمنس

ہے،ان کو نہیں جاناچاہیے،آپ اس کے گواہ ہیں، منٹس بھی ہیں، ہاں البتہ یہ ہے کہ چونکہ پنجاب میں بھی ہو رہاہے، سندھ میں بھی ہو رہاہے، باقی جگہوں پر بی ایچ یوزاور آر ایچ سیز ہم مینجمنٹ کنٹریکٹ آؤٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ایک پلان ہے ہمارا، جس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے جو رولز ریگولیشنز ہیں وہ بہت زیادہ ہوتے ہیں۔اس میں مینجمنٹ یا کنٹریکٹ آؤٹ کرتے ہیں Flexibility ہوتی ہے۔ کہیں پہ جس طرح مختلف ایم پی ایز کی Concerns ہوتی ہیں کہ ڈاکٹر Position ہے ہائرنگ نہیں ہو رہی۔ تو یہ آرگنائزیشن Within no time ڈاکٹر کو یا سٹاف کو ہائر کرتے ہیں اور ادھر اس کو فوراً لگادیتے ہیں۔ جبکہ گورنمنٹ کے پروسیجر وہ Monthly وہ چھ چھ، تین تین یا چار چار مہینے اس کا پراسیس ہوتا ہے۔ تو مطلب ایک، ایک ایک بہتر اس کیلئے ہم کر رہے ہیں جی۔ جہاں تک ایم پی اے صاحب کا سوال ہے بالکل ان کی Concern تھی، یہ آئے تھے، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیا ہے اور Hopefully ان شاء اللہ Monday کو کلیئر ہو جائے گا اور آپ کو ڈیپارٹمنٹ واپس انفارم بھی کر دیں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: 2747، نیکسٹ پلیز، پلیز 2747، (مداخلت) میں نے ایجنڈا کو بھی چلانا ہے، آپ، 2747۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب! دا خبرہ، دا سوال تاسو اوکوری، دا جواب ئے اوکوری، تاسو پہ دې خبرہ باندې-----

جناب سپیکر: 2747، نلوٹھا صاحب!

* 2747 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو سپریم کورٹ نے مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے تھے مگر تاحال ان کو مستقل نہیں کیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی تمام ملازمین کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں حکومت خیبر پختونخوا نے یکم

جولائی 2012 سے مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں اور صوبائی اسمبلی نے اس سلسلے میں ایک ایکٹ بھی پاس کرلیا ہے جس کے تحت تمام ملازمین کو گورنمنٹ سرونٹ کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں عرض کیا گیا ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: گوری د دې خو مطلب، دا کاغذ د ضیاع، ضائع کولو نه دے۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میٹنگ۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا سوال څه شوے دے، جواب څه ورکړے شوے دے؟ تاسو خو لږ دا اوګورئ نو بیا، یو طرف ته دغه شوے دے، یو طرف ته منسټر صاحب د دې نه انکار کوی چې آرایچ سیز نشته دے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! پلیز 27۔ آپ کی میٹنگ ہو، اس کے بعد Immediately آپ ان کے ساتھ میٹنگ کرلیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: په دیکښې څه خبره نشته، ما سوال څه کړے دے، ماله ئے جواب څه را کړے دے؟ تاسو دا لږ اوګورئ۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کہا کہ منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ ثناءاللہ صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، اس کے Concerns کو آپ کو دور کرلیں پلیز۔ آپ پلیز یہ، آپ بیٹھ جائیں ناں، آپ کے ساتھ، میں نے بات کردی ہے اس کو، آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ، ثناءاللہ صاحب! اگر آپ مطمئن نہیں ہوئے تو پھر آپ کو موقع دیں گے ناں، پھر آپ کو موقع دیں گے، Don't worry آپ کو پھر موقع دیں گے، آپ اگر اس کو، آپ نے، آپ۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں نے جو سوال کیا ہے، اس کا جواب، اس کو میں پڑھ کر سناتا ہوں پورے ایوان کو، وہ سوال میں نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: شہرام خان! اس کو ایک دومنٹ دیدیں، پڑھ لیں، پھر آپ کے ساتھ، نلوٹھا صاحب کو کرتے ہیں، اس کا ٹائم ہوتا ہے ایک گھنٹہ، سب ایم پی ایز کا ٹائم ہوتا ہے کہ ہم ہر ایک کو Equal Share دیں۔ آپ کی بات کو لیا گیا ہے اور اس کے بعد کریں، نلوٹھا صاحب۔ اس کے بعد آپ کرلیں گے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دیکھیں جی، سوال میں جو جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو دیتے ہیں ناں جی، میں نے آپ کو کہاناں، ثناءاللہ صاحب! پلیز آپ تھوڑا حوصلہ کریں، آپ کو ریسپانس دیدیں گے۔ نلوٹھا صاحب! پلیز آپ کرلیں۔ اس کے بعد میں شہرام کو کہتا ہوں کہ وہ کرلیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ہیلتھ ورکر کو مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے تھے مگر تاحال ان کو مستقل نہیں کیا گیا؟ تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں حکومت خیبر پختونخوا نے یکم جولائی 2012ء سے مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر: شہرام خان! آپ کا سیکرٹری آیا ہے، سیکرٹری ہیلتھ آیا ہے ادھر؟۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): جی۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ جوان کا کوسچن ہے، آپ خود Personally چیک کرلیں اس کو، اگر کوئی غلطی ہے تو اس کے اوپر نوٹس لیں، ٹھیک ہے؟ نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں سوال پڑھ رہا تھا، آپ نے سنا ہی نہیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، بسم اللہ، پھر پڑھ لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا سوال سر! یہ تھا کہ لیڈی ہیلتھ ورکر کو سپریم کورٹ نے مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے تھے لیکن تاحال مستقل نہیں کیا گیا، تو حکومت نے یہ جواب دیا ہے، محکمے نے کہ یکم جولائی 2012ء سے لیڈی ہیلتھ ورکر کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں مستقل کر دیا گیا ہے، بہت اچھی بات ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! میرا ضمنی کوسچن منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ لیڈی ہیلتھ ورکر کو ہر ماہ تنخواہ ملنی چاہیئے لیکن انہیں دو مہینے یا تین مہینے کے بعد تنخواہ دی جاتی ہے، تو کیا منسٹر صاحب اس کی یقین دہانی کرائیں گے کہ کیا دوسرے ملازمین کی طرح انہیں بھی ہر ماہ تنخواہ ملنی چاہیئے جوان کا حق ہے، تو وہ کیوں نہیں مل رہی؟

جناب سپیکر: شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ سپیکر صاحب! نلوٹھا صاحب کا بڑا اچھا کوئسچن ہے اور میں ان کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے ایشو کو Raise کیا اور ان سے میں ریکویسٹ بھی آخر میں کروں گا، بالکل خیبر پختونخوا کی حکومت ہے جس نے تیرہ ہزار Something ایل ایچ ویز سپریم کورٹ کے احکامات کو Obey کیا اور اس ہاؤس کے سارے ممبرز نے اس کو Approve کیا اور ان کو ہم نے Permanent کیا۔ یہ کسی اور صوبے، پنجاب میں باون ہزار ہیں، انہوں نے ابھی تک نہیں کیا، کسی اور صوبے نے، ایک، دوسری بات یہ ہے کہ تنخواہوں کا مسئلہ ہے، یہ ہمارا Serious concern ہے تو چونکہ تنقید نہیں کروں گا لیکن آپ نے سوال کیا ہے، ہم تنخواہ ان کو ضرور دیں گے لیکن 2018 تک سترہ کہ اٹھارہ تک وفاقی حکومت نے ہمارے ساتھ کمٹمنٹ کیا ہے کہ ایل ایچ ڈبلیوز کی جو سیلریز ہوں گی، وہ وفاقی حکومت ہمیں دے گی۔ بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ جو کمٹمنٹ آپ کرتے ہیں تو اس کیلئے Accordingly آپ اے ڈی پی پلان بناتے ہیں، ہم تنخواہیں بناتے ہیں، رکھتے ہیں لیکن جب وفاق سے ہمیں وہ پیسے ٹائم پہ نہیں ملتے تو وہ تو بیچارے لوگ ہیں، ان کا ایک ہی کام ہے ہیلتھ فیسیلیٹیز اور یہ Polio immunization پورے پراسیس کو وہ دیکھتے ہیں، اگر ٹائم پہ ان کو تنخواہ نہ ملے، ان کے Sources of income اور کوئی نہیں ہیں تو پھر صوبائی حکومت Bridge financing کرتی ہے، مظفر سید صاحب ابھی اس وقت موجود نہیں ہیں، ان سے ہم منت کر کے اس کو ہم ایڈوانس میں پیسے لیتے ہیں، وفاقی حکومت جب مہربان ہو جائے اور ہمیں تنخواہ دے دے تو وہ پھر ہمارے اکاؤنٹ میں آجاتے ہیں، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی نلوٹھا صاحب سے کہ وفاقی حکومت سے ہم آواز اٹھا رہے ہیں، آپ بھی ہماری مدد کریں اور ان کو کہیں کہ ہماری جو ایل ایچ ڈبلیوز کی تنخواہیں ہیں، یہ ہمیں ٹائم پہ دے دیں تو ہم بڑے شکر گزار ہوں گے ان شاء اللہ، کوئی تنقید نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ بڑا Valid point ہے، میں نے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بھی اس دن ریکویسٹ کی تھی کہ وفاق کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ کال کریں، ہم بھی آجائیں گے اور ہمارے چند اور ایشوز ہیں، ان کو Resolve کر دیں، انہوں نے ہاں تو کر دی ہے، ان شاء اللہ میٹنگ کال کریں گے لیکن نلوٹھا صاحب کو ساتھ لے کے جاؤں گا، یہ بھی میرے جرگے میں جائیں گے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔ تھینک یو جی، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مطمئن نہیں ہوا ہوں سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں مطمئن نہیں ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: مطمئن نہیں ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر کتنے صوبے ہیں، کیا پاکستان کے اندر کے پی کے اور پنجاب ہے؟ انہوں نے پنجاب کا نام لیا ہے، ساتھ سندھ اور بلوچستان کا نام کیوں نہیں لیا ہے، ایک بات یہ ہے جی اور ساتھ کہتے ہیں کہ میں تنقید بھی نہیں کرتا ہوں۔ دوسری بات سر! یہ ہے کہ کے پی کے گورنمنٹ نے سپریم کورٹ کی روشنی میں، انہوں نے بڑی تعریف کی ہے اپنی حکومت کی، میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کے پی کے گورنمنٹ نے لیڈی ہیلتھ ورکر کو مستقل کیا ہے، مرکزی حکومت نے مستقل نہیں کیا ہے جناب سپیکر صاحب! اگر ان کے پاس وسائل نہیں تھے تو انہوں نے کیوں ان مظلوم لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ساتھ مذاق کیا ہے؟ اگر ان کے پاس وسائل نہیں تھے، وزیر خزانہ یا خزانہ ان کو اجازت نہیں دیتا تھا تو یہ پوائنٹ سکورنگ کر کے ان کے ساتھ یہ مذاق کیوں کیا گیا ہے؟ میں ان سے، یہ ہیلتھ منسٹر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں، اس کی وضاحت کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب دل پہ لے گئے ہیں، میں Seriously کہہ رہا ہوں کہ وفاق پنجاب کی میں نے اسی وجہ سے مثال دی ہے کہ وفاق اور پنجاب میں حکومت ایک ہی پارٹی کی ہے تو ویسے ایک مثال کے طور پر میں نے کہہ دیا ہے، کوئی تنقید نہیں کی، ایک، دوسری بات یہ ہے کہ اس ہاؤس جس میں نلوٹھا صاحب بھی ہیں اور یہ پورے معزز اراکین ہمارے جتنے بھی ہیں، ان سب نے ان کو Permanent کرنے کی Approval اس ہاؤس نے دی ہے، حکومت نے لائی ہے، نلوٹھا صاحب بھی اس کے حصہ دار ہیں، تو اپنے آپ کو کوسچین نہیں کر سکتے۔ تیسری بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ تنخواہوں کی جو بات تھی، وہ ہم دے رہے ہیں، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ مسلم لیگ نون کی وہاں پہ حکومت ہے تو ہم آپ کو، میرے ساتھ آپ کو بھی دعوت دیں گے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں، تنقید پھر نہیں

کر رہا ہوں، میں سیریس اس پہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں وہ پیسے کی جو کمٹمنٹ ہے، وہ ٹائم پہ کر دی جائے، باقی Over and above وہ ویسے بھی صوبائی حکومت کرے گی لیکن جوان کی کمٹمنٹ ہے، اگر وہ ٹائم پہ پوری کریں جو سترہ یا اٹھارہ کے بعد وہ تو ویسے بھی پھر ساری ہماری Responsibility ہو جائے گی، وہ ہم ضرور کریں گے، کوئی مذاق نہیں کیا، Permanent کیا ہے، جاب سیکورٹی دی ہے اور آپ کو ساتھ لے کے جاؤں گا کہ سارے وہاں پہ مل کے منت کریں۔

Mr. Speaker: Next, 2760.

سینئیر وزیر (صحت): And I hope کہ مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: 2760، هغه تائم شارټ، سپلیمنټری، نہیں سپلیمنٹری ہے تو۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب! میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: اگر سپلیمنٹری ہے تو پھر موقع دے دوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میرا جواب منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ پلیز، یہ چونکہ رولز کے مطابق چلانا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ منسٹر صاحب یہ کہیں کہ دوسرے ملازمین کی طرح لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ماہانہ تنخواہ دی جائے گی، دوسرے یا تیسرے مہینے نہ دی جائے۔ دوسری بات سر! یہ ہے کہ جب کوئی بھی مسئلہ مرکزی گورنمنٹ کے حوالے سے ہوتا ہے، چاہے ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے ہو، چاہے CPEC کے حوالے سے ہو، آپ قرار دادیں لاتے ہیں، ہم سب اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ جب پرائم منسٹر صاحب سے آپ کی ملاقات ہوتی ہے تو ہمیں آپ بھول جاتے ہیں، اب بھی شاید منسٹر صاحب بھول جائیں۔

جناب سپیکر: ہاں بخت بیدار صاحب۔ یہ ختم کر لیں اس کے بعد میں آپ کو۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ابھی مجھے موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: میں موقع دیتا ہوں، آخر میں موقع دیتا ہوں، یہ ٹائم ختم ہو گا، اس کا اس کے بعد۔ اچھا one minute میں اس کو دیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! ډیره زیاته شکریه چې تاسو ما له موقع راکړه، زما سوال نمبر دے 2763-----

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب۔

* 2767 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع اپر دیر اور لوئر دیر میں لیوی فورس میں نئی تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) موجودہ دور حکومت میں مذکورہ اضلاع میں خالی ہونے والی آسامیوں کی تعداد اور نئی آسامیوں پر بھرتی کا طریقہ کار کیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا مذکورہ آسامیوں پر ریٹائرڈ لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے؛

(iii) لیوی فورس میں ترقی کے منتظر لوگوں کے برعکس ریٹائرڈ لوگوں کو کیوں بھرتی کیا گیا، آیا ترقی کے منتظر لوگوں کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے قانون نے پڑھا): (الف) گزشتہ تین سالوں سے دیر لیوی فیڈرل لوئر دیر میں یونیفارم پوسٹوں پر کوئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے، صرف سکیل نمبر 1 میں ایک کلاس فور اور ایک سوپیر (خاکروب) ضرورت کی بنیاد پر بھرتی کئے ہیں۔

(ب) (i) خالی ہونے والی سکیل نمبر 1 پر ضرورت کی بنیاد پر اہل آدمی کو حکم زیر نمبر/11193 /A /10 LHC مورخہ 2015-08-04 اور زیر نمبر 11163/A/10 مورخہ 2015-08-31 پر بھرتی کیا گیا۔

(ii) نہیں۔

(iii) دیر لیوی فیڈرل لوئر دیر میں کوئی بھی ریٹائرڈ بندہ بھرتی نہیں کیا گیا ہے اور فورس میں قواعد وضوابط کے تحت ترقیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔

نوٹ: ضلع اپر دیر کا جواب نفی میں ہے۔

جناب بخت بیدار: دا سوال چې کوم Interior minister کوم جواب راکړے دے کنه نو ما چې کوم تپوس کړے دے، د هغې ټول نفی نفی وئیلی، لکه ما وئیل چې ریټائرډ کسان لیوی دوئ بیا بیرته لګولی دی او دوئ وائی چې نه، زه وایم چې

اوس هم هغه ریټائرډ کسان پخپلو سیټونو باندې ناست دی او حق تلفي کیږی، د لیوی میجر چې کوم دے، هغه ریټائرډ دے، هغه په پردی سیټ ناست دے، دا سې نور د لیوی کسان دی چې هغه مطلب ئے په انتظار ناست وی چې زمونږ پروموشن به کیږی خو دغه ریټائرډ کسان ئے په دغه ځائې باندې کښېنولې دی۔ زه دې سوال نه مطمئن نه یم، جناب سپیکر صاحب! تاسو مهربانی اوکړئ دا سوال چې کوم دے نو زما، هغه کمیټی ته ریفر کړئ۔

جناب سپیکر:Who is the concerned person، کون جواب دے گا گورنمنٹ کی طرف سے، کس کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): سر! یہ کوئسچن اس میں مجھے نہیں نظر آرہا۔

جناب سپیکر: 2763۔

معاون خصوصی برائے قانون: اچھا سر! یہ لیویز کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے، ٹھیک ہے یہ 2763 یہ کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ یہ کریں، آپ اس طرح نہ کریں، یہ حکومت کی، عنایت خان، شہرام، یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہے، جو بھی کوئسچن یہاں آجائے، Seriously اس کو لیا جائے۔

معاون خصوصی برائے قانون: سر! کوئسچن ہے 2763، سر! اس کا اس طرح ہے کہ یہ انہوں نے جو سوال کیا ہے، یہ پوچھ رہے ہیں: آیا یہ درست ہے کہ ضلع اپر دیر، لوئر دیر میں لیوی فورس میں نئی تعیناتیاں کی گئی ہیں؟ اس کا جو جواب ہے، بالکل یہ کلیئر ہے: گزشتہ تین سالوں میں دیر لیوی فیڈرل لوئر دیر میں یونیفارم پوسٹوں پر کوئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے، البتہ ان کے ساتھ ہے کہ ایک سکیل نمبر 1 اور ایک سو یپر کو لیا گیا تھا، وہ بھی وہاں پہ جو ڈسٹرکٹ میں باقاعدہ ایک کمیٹی ہوتی ہے، اس کمیٹی کے تھرو لیا گیا تھا۔ اس میں تین لوگ ہوتے ہیں اور دو اس کے ممبر ہوتے ہیں، کمشنر آفس اور Concerned department کا، تو انہوں نے صرف دو، وہ بھی کلاس فور کی ایک دو ہوئی ہیں، باقی تین سالوں میں کوئی وہاں پہ ریکروٹمنٹ

نہیں کی گئی ہے۔ دوسرا سر! یہ جو لیویز ہیں، یہ فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے، فیڈرل ان کو تنخواہیں بھی دیتی ہے، ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں صوبائی گورنمنٹ کا، اس میں صرف دو سو ننانوے لوگ، کافی پہلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: 2763۔

معاون خصوصی برائے قانون: جی سر! بالکل اسی کا ہی ہے اور اس میں یہ فیڈرل گورنمنٹ کا وہ ہے، اس میں ہمارا کوئی Concern نہیں ہے۔ یہ جو بھرتی ہوتی ہے، ساری وہ کرتے ہیں، اس میں کافی پہلے تقریباً دو سو ننانوے لوگ اس میں بھرتی کئے گئے تھے جو صوبائی حکومت کے اس میں آئے تھے اور دوبارہ اس میں نہ کوئی بھرتی کی گئی ہے اور نہ ہی ہم اس کو ڈیل کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہاں بخت بیدار صاحب۔ یو منٹ، یو منٹ چې ثوک دغه کړئ خپله خبره؟ جی جی آپ بیٹھ جائیں ثناؤاللہ صاحب! جس نے بات کرنی ہے، وہ بات کرے ناں۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زمونږ ایډوائزر صاحب دے، نه نه دے خبرچې په دیکښې Appointing authority ډپټی کمشنر دے، ده ته دا پته نشته چې د دې Appointing authority ثوک دے؟ دوئ وائی چې دا فیډرل گورنمنټ سبجیکټ دے، هغه بیله خبره ده، ما چې کوم تپوس کړے دے، هغه د دې په بنیاد ما کړے دے چې تا ریټائرډ کسان کښینولی دی، د لاندې خلقو حق دوئ وهلے دے او هغوی ته خپل پروموشن نه ملاویږی۔ په دې بنیاد باندې زه دا وایم چې دا سوال دے چې کوم جواب ما ته را کړے شوے دے، دا غلط دے، دا د کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ دو قسم کے ہیں، ایک فیڈرل لیویز ہیں اور ایک پراونشل لیویز ہیں اور ان دونوں کی پروموشنز کا اور سیلریز کا سٹرکچر بھی ایک دوسرے سے Different ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ فیڈرل لیویز کا بہتر تھا اور Currently پراونشل گورنمنٹ نے اضافہ کیا ہے تو پراونشل لیویز میں تھوڑی بہتری آئی ہے۔ اس کا اپنا پروموشنز کا پروسیجر ہوتا ہے، پھر اپر دیر اور لوئر دیر ایک تھا تو اس وقت ایک پروسیجر تھا پھر Bifurcation کے بعد اس میں پرابلمز آئے لیکن مسلسل اس پہ میٹنگز ہوئیں اور وہ اپر دیر لوئر دیر کے ایشوز کافی حد تک Resolve ہوئے اور اپوائنٹمنٹس نہیں ہوئی ہیں یعنی اپوائنٹمنٹس جو اپر

دیر میں Outgoing DC،اس سے پہلے والے ڈی سی نے ایڈورٹائزمنٹ کی تھی لیکن اس کے باوجود اپوائنٹمنٹس نہیں ہوسکیں۔ایک مرتبہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ پابندی لگا دی، پھر دوبارہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پابندی Relax کردی، ہم توچاہتے ہیں کہ اپوائنٹمنٹس ہوجائیں، ہم بھی کہتے ہیں کہ اسی Criteria کے اوپر کریں جس طرح پولیس کرتی ہے، لوگوں کو Employment ملے گی لیکن اس پہ وہ نہیں ہوئی ہے، میرا خیال ہے اس پہ کمیٹی کو بھیجنے کی ضرورت مجھے محسوس نہیں ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے جواب یہ مانگا ہے کہ آیا اس پہ بھرتیاں ہوئی ہیں، تعیناتیاں ہوئی ہیں؟ تو اپر دیر، لوئر دیر میں لیوی پہ میرے خیال میں بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں، بلکہ میں کنفرم ہوں کہ بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی میں بھیجنا چاہیئے؟ (مداخلت) جی؟

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! یا خو پہ دې خبرہ زما پوھہ، زہ وایم ریټائرډ کسان ئے پہ زرو سیټونو کښینولی، پروموشن بند دے ،زہ درتہ یو څہ وایم تہ بل څہ وائې، زہ یو څہ وایم تہ بل څہ وائې ،زہ یو څہ وایم تہ بل څہ وائې، تہ پہ دې خبرہ پوھیږې کہ نہ پوھیږې؟

جناب سپیکر: بہر حال، سوری، میرے خیال میں ایک مہذب لہجے میں، جو بھی بات کرے لیکن اس کے لئے رویہ جو ہے نامہذب ہوناچاہیئے۔مہربانی ہوگی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ بات ہے کہ کوئی بھی ریٹائرڈ بندہ حکومت کے اندر کسی سیٹ پہ کوئی نہیں بٹھا سکتا ہے، لیوی فورس ہے، جو ریٹائر ہوجاتا ہے سو وہ ریٹائرڈ ہوجاتا ہے، اگر ان کے علم میں ہے، یہ پوائنٹ آؤٹ کریں، اس کو ہٹادیں گے، وہ نہیں رہ سکے گا۔ریٹائرڈ لوگ کیسے فورس کے اندر وہ سیٹوں پہ بٹھا سکتے ہیں، ان کو پتہ ہی ہے، بالکل یعنی ایسی بات کررہے ہیں کہ خود ان کو پتہ ہے کہ اس قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور جواب بھی ڈیپارٹمنٹ سے یہ آگیا ہے کہ کوئی ریٹائرڈ بندہ کسی سیٹ کے اوپر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بخت بیدار خان! آپ اصرار کرتے ہیں، کمیٹی میں بھیج دیں؟

جناب بخت بیدار: کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی جی، چلو میں ابھی ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ کیا۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر پلیز، جی جی عنایت خان پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ معاملہ ہم، میں اور یہ بیٹھ کر Settle کر سکتے ہیں، اگر ریٹائرڈ لوگ ہیں تو غلط بات ہے، ان کو ہٹائیں گے لیکن میرے علم کے مطابق اور ڈیپارٹمنٹ کے جواب پہ مجھے یقین ہے کہ ریٹائرڈ لوگ نہیں ہیں لیکن اس پہ اگر یہ نہیں مطمئن ہوتے ہیں تو یہ ٹریژری بنچز کے آدمی ہیں، ان کے ساتھ ہم نہیں لڑنا چاہتے ہیں، تو بھیج دیں کمیٹی میں، بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اوکے، ابھی کیا خیال ہے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں یا بھیج دیں؟

جناب بخت بیدار: بھیج دیں، بھیج دیں، کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب سپیکر: میرے خیال میں جو 'Yes' کہتے ہیں، وہ ہاتھ کھڑے کریں، 'Yes' جو کہتے ہیں (شور) میں اس کوئسچن کو ڈیفر کرتا ہوں، اس پہ کوئی وہ نہیں ہے، اس کوئسچن کو میں ڈیفر کرتا ہوں۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! زه یو ډیره ضروری خبره کوم۔

جناب سپیکر: ہاں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ کوئسچن نمبر 2791، میڈم نجمہ شاہین، میڈم نجمہ شاہین۔

جناب احمد خان بہادر: ډیره ضروری خبره ده کنه جی۔

جناب سپیکر: درکوم درله، دا دوه کوئسچنز دی، دې نه پس درله ټائم درکوم، څه وزیر صحت به د رته ناست وی۔ میډم نجمه شاهین۔

* 2791 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال میں موجود ایمرجنسی یونٹ میں مریضوں کو کون کونسی سہولیات میسر ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ کے ایمر جنسی یونٹ میں مریضوں کو مندرجہ ذیل طبّی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

(1) ابتدائی طبّی امداد (2) اتفاقی واقعات کیلئے او پی ڈی (3) ای سی جی (4) ایکسرے اور لیبارٹری ٹیسٹ (5) بلڈ ٹرانسفیوژن (6) پوسٹ مارٹم اور میڈیکو لیگل (7) ایمبولینس (8) مائنر آپریشن۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی ڈھائی سال ہو گئے ہیں، میں اپنے علاقے کے ہاسپٹل کے بارے میں کوئسچن کر رہی ہوں، برابر اسی وقت سے، لیکن آج تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی بلکہ اس میں اور بھی زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جو مجھے تفصیلات بتائی ہیں، یہ کچھ آٹھ آئٹم بتائیں ہیں، وہاں پر صرف طبّی امداد جو ہے، وہ وقتی طور پر، اگر ایمر جنسی میں جو لوگ آتے ہیں ناں تو وقتی طور پر اسی وقت ان کو دی جاتی ہے، وہ بھی اپنی ادویات خود خرید کر لاتے ہیں۔ باقی جو ہے تو ہاسپٹل کا اگر آج ہی دورہ کیا جائے تو ساری صورتحال آپ کے سامنے آجائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس کے جواب سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں اور اسے ہاؤس کے حوالے کیا جائے یا کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! میں ایم پی اے صاحبہ کی بات کو غلط نہیں کہوں گا، انہوں نے جو سوال کیا ہے، ان کو جواب دیا گیا ہے، بہر حال میری ریکویسٹ ہو گی، باقی پھر آگے ان کی مرضی ہے لیکن اگر یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں کہ ان کو کہاں پہ پرابلم ہے؟ تو اس کو ادھر ہی Settle کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ ہمیں ایشو بتادیں کہ کیا کیا وہاں پہ ایشوز ہیں؟ Then and there سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میں ان کو کنفرم کرانا چاہتا ہوں کہ یہ جس طرح ان کی Satisfaction ہو گی، اسی لیول کی ہم اس کو Make sure کرائیں گے کہ ہم چیزوں کو ٹھیک کر دیں، کہیں پہ اگر کوئی غلطی ہے یا اس میں کسی چیز کو Improve کرنے کی ضرورت ہے، پلیز۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہاں پہ کمیٹی بھی بن جاتی ہے اور بیٹھ بھی جاتے ہیں لیکن اس کے بعد اس کا کوئی خیال سامنے نہیں آتا ہے۔ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے جناب! اور میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ یہ جو میرے کوئسچنز برابر جاتے ہیں تو اس پہ ایم ایس کا میرے ساتھ وہ رویہ کہ میرے بچے انسولین کے میڈیکل بل جو ہیں، تو وہ اس نے روک لئے اور انتقامی کارروائی پہ وہ اتر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس سے Related نہیں ہے، چونکہ جو آپ کا کوئسچن ہے، وہ Related question نہیں ہے، بہر حال شہرام خان کو کہتے ہیں کہ کمیٹی کو ریفر کریں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): میری ریکویسٹ یہ ہو گی، اگر انہوں نے جو دوسری بات کہی ہے اس پہ بھی ایکشن لوں گا۔ پہلے کی بھی اگر ان کا کوئی Concern ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں جو کہوں گا، وہ ان شاء اللہ آپ کے سامنے ہو گا، جو ہم کریں گے اور دوسرا آپ کا جو انسولین کا جو مسئلہ ہے، وہ آپ کا Right ہے، وہ کوئی نہیں روک سکتا، کوئی روکے گا، ہم اس کے خلاف جو ہے ناں قانونی ایکشن لیں گے، یہ کوئی ایشو نہیں ہو گا۔

محترمہ نجمہ شاہین: اب تو وہ حل ہو گیا ہے، اب تو اس نے حل کر دیا ہے لیکن پچھلے Six months سے اس نے کافی ہمیں اس میں پریشان رکھا لیکن یہ ہے کہ یہی کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ جو بھی حادثہ ہوتا ہے، کوئی بات بھی ہوتی ہے تو کوئی رشتہ دار یا عوام جو ہیں میرے لئے آتے ہیں کہ بھئی تم کیسی ایم پی اے ہو؟ آج تک تو ہم، ہاسپٹل کی حالت ویسی کی ویسی ہے، تو پلیز کس کو؟ آپ اسے کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس میں جو ہے، تو کچھ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، شہرام خان! ریکویسٹ کرلے گا اگر؟۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جیسے ایم پی اے صاحبہ کو، ان کو جیسے مطمئن لگے، اگر یہ کمیٹی بھیجنا چاہتی ہیں I am not against it, but پھر کہہ رہا ہوں میرے ساتھ اگر یہ، سیکرٹری بھی ہیں، ان کے ایشوز ہم ویسے بھی Resolve کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی چاہتی ہیں، میں اس پہ اس کے Against نہیں جانا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی میڈم! ٹھیک ہے۔ اوکے۔

محترمہ نجمہ شاہین: سر! میرے خیال میں ڈھائی سال میں اس میں کچھ بھی تبدیلی نہیں آئی تواب تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے کہ اس میں کوئی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by honourable Member, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! اوس خو ما له ټائم را کړئ کنه جی۔

جناب سپیکر: صاحب! دې نه پس د رله موقع د رکوم کنه، (شور)

Only one Question, only one Question, only one Question, only one Question 2792, هغې نه پس احمد صاحب

جناب احمد خان بہادر: یو سپیلمنټری کوم جی، تاسو ما له اجازت نه را کوئ۔

(شور)

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری، آپ بات کرلیں، چلو آپ کو ناراض نہیں کرتے۔

(شور)

جناب احمد خان بہادر: تاسو زما خبره نه اورئ، زه نه کوم خبره۔

(شور)

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب احمد خان بہادر احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی جی، 2792، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 2792 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کوہاٹ میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ڈی اے کو پچھلے دو سال میں کل کتنا فنڈ دیا گیا ہے، مذکورہ فنڈ کہاں کہاں استعمال کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (صحت): (الف) ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہاٹ کو پچھلے دو سال میں جاری شدہ فنڈز اور اس کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	فنڈ	استعمال کی تفصیل	ریمارکس۔
1۔	2012-13	تنخواہ فنڈ-/126025700	سٹاف کی تنخواہیں ادا کی گئیں۔118313933	بقایا فنڈ سرکار کو واپس کیا گیا۔
		نان سیلری-/20543000	کل خرچہ مختلف مد میں کیا گیا۔27148004 ٹیلی فون، بجلی سفری خرچہ، پیٹرول، سٹیشنری پرنٹنگ اخبار، اشتہار میڈیسن، ایکسرے ویکسین، انستھیزیا، لیبارٹری، آکسیجن، ڈسپوزیبل صفائی ہاؤس آفیسر کی تنخواہ، خریداری مرمتی مشینری، گاڑی فرنیچر وغیرہ۔	ایضاً
2۔	2013-14	تنخواہ فنڈ۔-/145483610	سٹاف کی تنخواہیں ادا کی گئیں -/129151066	ایضاً
		نان سیلری-/63773560	کل خرچہ مختلف مد میں کیا گیا-/32912009 ٹیلی فون، بجلی سفری خرچہ، پیٹرول، سٹیشنری پرنٹنگ اخبار، اشتہار میڈیسن، ایکسرے ویکسین، انستھیزیا، لیبارٹری، آکسیجن، ڈسپوزیبل صفائی ہاؤس آفیسر کی تنخواہ، خریداری مرمتی مشینری، گاڑی فرنیچر وغیرہ۔	ایضاً

دستخط شدہ۔

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ۔

(مہر)

محترمہ نجمہ شاہین: یہاں میں نے جو تفصیل مانگی ہے جناب سپیکر صاحب! انہوں نے مجھے تو تفصیل فراہم کر دی ہے لیکن یہ جو تنخواہوں کا فنڈ ہے، وہ اگر عملہ پورا نہیں ہے، تنخواہیں واپس کی گئی ہیں لیکن یہ اس کے بعد جو یہ نان سیلری ہے تو اس کو کیوں واپس کر دیا گیا ہے؟ جبکہ ہاسپٹل کی یہ حالت ہے کہ وہاں پہ تمام مشینری خراب پڑی ہے، تمام کی تمام مشینری خراب ہے اور جو بھی Patient وہاں جاتا ہے، وہ سیدھا پشاور ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب احمد خان بہادر ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینئیر وزیر (صحت): انہوں نے جو سوال کیا ہے، جواب دیا گیا ہے۔ اس کی زیادہ Clarity اس وقت مجھے نہیں ہے، ٹائم پر فنڈز Utilize ہو جاتے ہیں، کچھ چیزوں میں اگر وہ آرڈر Delay ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ

بہت پہلے ہو چکا ہے تو اس پہ اس وقت میں کچھ کہہ نہیں سکتا، بہر حال اگر واپس کر دیئے گئے ہیں تو اگلے سال ان کو پھر فنڈز دے دیئے جاتے ہیں، تو وہ کہیں ضائع نہیں ہوتے۔ اس حساب سے اس پہ کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں ایشو تو یہی ہے کہ وہاں پہ تمام مشینری خراب پڑی ہے، جو Patients آتے ہیں ان کو ڈائریکٹ پشاور ریفر کر دیا جاتا ہے۔ وہاں باقاعدہ طور پر بورڈ لگا یا گیا ہے کہ ای سی جی مشین خراب ہے، یا یہ ہے وہ ہے، سارے پشاور ریفر ہو جاتے ہیں تو وہاں پہ کیوں نہیں لگایا جاتا کہ واپس کر دیا جاتا ہے؟

سینیئر وزیر (صحت): اگر مشینیں خراب ہیں تو ان کو ٹھیک ہو جانا چاہیے، یہ ان کا Concern بالکل ایم پی اے صاحبہ کا ٹھیک ہے، کہیں پہ اگر مشین Outdated ہے تو پھر ان کو نئی آرڈر کرنا پڑتی ہے، چند مشینیں ایسی ہیں، بہت ساری ہیں جو بالکل بہت پرانی ہیں، ان کا بڑا ٹائم ہو گیا ہے، Continuously ان کو ٹھیک کیا جاتا ہے اور پھر وہ خراب ہوتی رہتی ہیں، لیکن انہوں نے کہہ دیا ہے، ایم پی اے صاحبہ نے، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے خود بھی نوٹ کر لیا ہے، اب اس پہ میں چیک کر کے واپس آپ کے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں ڈیپارٹمنٹ والے کہ کیا ہے، کیا نہیں؟ وزٹ کرنا چاہتی ہیں، آپ کے ساتھ وزٹ کر لیں گے۔

Mr. Speaker: Questions` Hour is finished. Ahmad Bahadar Sahib, Ahmad Bahadar Sahib, please.

جناب احمد خان بہادر: جناب والا! زما کوئسچن جی د غه سره وو۔

جناب سپیکر: نو وایه کنه، منسټر صاحب شته۔

جناب احمد خان بہادر: سر! زما سپلیمنټری کوئسچن وو او چې هغه سوال تیر شو نو زما د سپیلمنټری کوئسچن اوس څه حاجت پاتې شو جی؟

جناب سپیکر: بسم اللہ، جی۔

جناب احمد خان بہادر: سر! دا وزیر صحت صاحب زما په خیال ما ډیره موده پس چرته په اسمبلئ کښې اولیدو، زه هم ډیر کم راځمه خو دا وزیر صحت صاحب زما خیال دے ما په دې دریو کالو کښې دا په دویم یا دریم ځل اولیدو جی۔ ما د دوئ نه صرف دا تپوس کولو چې آیا د دې ګورنمنټ دا اراده شته چې تیر شوې ګورنمنټ

فنډ د مردان ډی ایچ کیو هسپتال دوئ جوړوی، سر ته به ئے رسوی او که نه هم دغه شان به ئے پریږدی؟ زما خو سرا ډیر Simple سوال وو، تاسو جی بالکل۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): احمد خان، زما مشر ورور هم دے، لالا مې هم دے او زه صرف په لائټر نوټ باندې دا وئیل غواړم چې زه ډیر راځمه خو لالا! که ته نه راځې، ته ډیر ډیر راځه چې ما وینې چې زه هم دلته راځمه، زه Almost هر اسمبلئ کښې یم خو د دوئ Concern بالکل ټهیک دے، ډی ایچ کیو هسپتال کښې کار روان دے۔ مسئله دا شوې ده چې کومو کنټریکټرانو ته حواله شویدے، هغوی چې کوم کنسټرکشن کړیدے او کوم روان وو، په هغې باندې زما Concern وو، بیا ما سی اینډ ډبلیو منسټر ته او سیکرټری ته اووئیل، عاطف خان هم په هغې کښې وو، مونږ پکښې یو میټنګ د هغوی په دغه کښې هم هلته مردان کښې مو کړے وو۔ بیا تیر ورځو کښې بیا تلی وو چې کوم کنټریکټر ته ټهیکه حواله شویده، Substandard کار ئے کړیدے او هغه زمونږ Concern دے۔ چونکه دومره غټ بلډنګ جوړیږی او هغې کښې چې هر څه چل شویدے، چونکه هغه کنټریکټ زمونږ په دور کښې نه وو الاټ شوے، هغې تیر دور یو پروګرام راروان وو، مونږ خو د هغې Implementation کوؤ، او مونږ غواړو چې دا کار Speedy شی خو چې کله کار کښې فالټ وی نو ډیپارټمنټ هغې ته تیار نه وی چې هغې باندې سترګې پټې کړی۔ چونکه سحر له به ایم پی اے صاحب او بیا نور ممبران صاحبان دوئ به ټول راپاځی، بیا به دا Concern show کوی او هغه به زمونږه هم وی، چې هلته کوم کار کیږی Substandard او تاسو تپوس ولې نه کولو نو هغې کښې سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ Already تیره هفته کښې بیا تلی دی چې کوم ځائې کښې فالټ وو یا کوم ځائے کار ټهیک نه وو روان، د هغې ټهیک کولو آرډرز ئے ورله ورکړیدی او ان شاء الله ډیر زر به هغه Complete شی او که وائی احمد خان، دوئ به ورسره شی، دوئ سره به بالکل ډیپارټمنټ سی اینډ ډبلیو هغه کوی، چونکه هغه کوی لګیا دے نو هغوی سره به ئے مونږ شیئر کړو چې کوم کوم انفارمیشن دی او کله به هغه تیاریږی نو هغه نوټس مونږ هغه داسې شیئر کولے شو۔

جناب سپیکر: احمد بہادر خان۔

جناب احمد خان بہادر: دوئ مونږ له ټائم راکولے شی چې اندازتاً کله پورې به هغه تیار شی ځکه زما د Observation مطابق خو هلته زما په خیال ځلور یا پینځه کسان کار کوی مزدوران، نو په ځلور یا پینځه کسان مزدورانو باندې خو تاسو ډی ایچ کیو هسپتال نه شئ جوړولې، کم از کم۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینئیر وزیر (صحت): زه به چیک کړم، بیا به احمد خان ته اووایمه چې کله دوئ ایکزیکټ ټائم چونکه ما ته پخپله دې وخت کښې، سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ مونږ ته دا دا راکوی، زما خپل ډیپارټمنټ نه دے، چیک به ئے کړو، زه به دوئ ته بیا احمد صاحب ته اووایم۔

جناب سپیکر: شهرام خان! داسې اوکړه احمد بهادر خان ته پراپر آفیشل میټنګ اوکړئ۔

سینئیر وزیر (صحت): یو ځائې به میټنګ اوکړو۔

جناب سپیکر: نو میټنګ اوکړئ Concerned department هم راوغواړئ او هغې کښې به بهتر خبره وی، ټهیک شو جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اوس دا د چھټئ درخواستونه چې دے دا دغه کوؤ۔ (مداخلت) دا درخواستونه د چھټیانو دغه کوؤ نو۔ (مداخلت) ایک منٹ جی، میں یہ چھٹی کی درخواستیں کرلوں تاکہ ایجنڈا ختم ہو جائے، پھر آپ جوڈ سکشن کرنا چاہیں کرلیں۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں جی۔ میڈم آمنہ سردار 25 مارچ، میڈم رقیہ حناء 25 مارچ، عبدالکریم خان، جمشید مہمند، محب اللہ، سردار ظہور، میڈم یاسمین پیر محمد، سردار فرید، سردار سورن سنگھ، ملک شاد محمد، الحاج صالح محمد، فضل حکیم، مفتی فضل غفور، محمد عارف احمد زئی، مفتی سید جانان۔ منظور دی جی۔

اراکین: منظور ہے۔

جناب سپیکر: منظور۔ جی ولی محمد خان، ولی محمد خان، 'دی گریٹ' ۔

جناب ولی محمد خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زما شهرام خان ته یو ریکویسټ دے جی، د دغې سره زمونږ په بټګرام کښې د ډاکټرانو هاسټل دے جی او په هغې کښې چې کوم کارونه دی، هغه تر اوسه پورې هم نه دی شوی، اوبه په هغې کښې نشته، یقین اوکړه چې هغه بله ورځ ما پسې هم ډاکټران راغلی وو، نو هغوی ته د اوبو ډیر زیات تکلیف وو، څه خو مونږ ډاکټران هم په منت باندې بوځو او هغوی هلته خپل دغه کوی چې هغوی ته هغه سهولت نه وی نو هغوی بالکل هم نه راځی، نو زما منسټر صاحب ته دا سوال دے چې هغوی د د هاسټل د اوبو چې کوم بندوبست دے یا څه دے، یقین اوکړه چې هغه بله ورځ ما د خپل جیب نه هغوی له پائپ اخستے دے، ورکړے دے، عارضی ورته اوبه راوستې دی۔ د هغه هاسټل چې کوم Maintenance دے، برائے مهربانی چې دا منسټر صاحب په دې باندې زور راوړی۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): ټهیک شوه جی۔ زه به ایم پی اے صاحب سره کښېنم اوس، هډو اوس ډیپارټمنټ به ئے ځان سره نوټ کړی، د دوئ چې کوم Concerns دی، ایډریس به کړی ان شاء الله، څه مسئله به نه وی جی، ان شاء الله۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی۔ آئٹم نمبر 5: مفتی فضل غفور، Lapse (Not present)۔ آئٹم نمبر 7، مسٹر عسکر پرویز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب عسکر پرویز: I thank you, Mr.Speaker. Before presenting this Call Attention, I would like to wish the Hindu community, جن کی کل ہولی تھی I would like to wish them Happy holy اور دو دن کے بعد جو ہے، وہ اقلیتوں کا، کرسچن کمیونٹی کا ایسٹر بھی ہے تو میں اپنی اور اپنے تمام ایوان کی طرف سے تمام کرسچن کمیونٹی کو پورے پاکستان میں اور پوری دنیا میں جہاں جہاں ایسٹر منایا جارہا ہے، میں ان سب کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں سر۔ توجہ دلاؤ

نوٹس نمبر 718 ہے سر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ یکہ توت اور حسن گڑھی کے علاقوں میں چوہوں کی بھرمار ہے اور ان کے کاٹنے کی وجہ سے کئی بچے ہلاک ہو گئے ہیں، حکومت ان کے سدباب کیلئے اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر! یہ حسن گڑھی کے علاقے میں اور یکہ توت کے علاقے میں ہماری کافی کمیونٹی رہتی ہے، وہاں پہ میرا آنا جانا لگا رہتا ہے اور جناب سپیکر! وہاں پر، سر! یہ واقعی ان کے کاٹنے سے کئی بچے وہاں پہ ہلاک ہوئے ہیں، یہ میرا خیال ہے کہ مذاق کی بات نہیں ہے اور ان کی سائز ایسی ہے کہ شاید میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی بڑی سائز کے چوہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے حسن گڑھی میں دیکھے ہیں، میں نے اس سائز کے چوہے کبھی زندگی میں نہیں دیکھے۔

جناب سپیکر: یہ Piper والے چوہے تو نہیں آئے ہیں؟

جناب عسکر پرویز: سوری سر۔

جناب سپیکر: یہ Piper والے چوہے تو نہیں آئے ہیں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب عسکر پرویز: سر! ہو سکتا ہے (قہقہہ) لیکن وہاں پر سر! گھمبیر صورتحال یہ ہے، یہ چوہے جو ہیں، یہ خونخوار قسم کے ہیں اور یہ بچوں کو کاٹتے ہیں اور جس سے سر! بچوں کی کئی ہلاکتیں حسن گڑھی کے علاقے میں اور یکہ توت کے علاقے میں ہوئی ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس کے بارے میں کچھ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: عنایت خان، مسٹر عنایت، سینیئر منسٹر، مسٹر عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یہ واقعی بڑا سیریس مسئلہ ہے اور ابتداء میں جب مجھے ایک ٹی وی چینل نے Contact کیا تو مجھے تو پتہ نہیں تھا کہ کس ڈیپارٹمنٹ کا یہ ایشو ہے، پہلے تو یہ Locate کرنے کی ضرورت تھی کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کا ایشو ہے؟ میں شہرام خان کی توجہ چاہوں گا، پھر میں نے Explore کیا تو Basically یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایشو تھا یعنی یہ اس کو ریفر کیا جاتا ہے، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف لیکن یہ Basically ایشو تھا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا اور یہ بات ان

کی درست ہے کہ اس کے کاٹنے کی وجہ سے چار پانچ بندے جو ہیں، ابھی تک گزشتہ ایک سال کے دوران بچے جو ہیں وہ ان کی ڈیتھ ہوئی ہے، اس کا عدالت نے بھی نوٹس لیا ہوا ہے۔ پھر میں نے اس پہ میونسپل کارپوریشن پشاور کے اندر میں نے اس پہ میٹنگ کی اور اس میٹنگ کے اندر میں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو بلایا اور ڈبلیو ایس ایس پی کو جو ٹاؤن ہیں، ان کے چاروں ٹاؤن کے ناظمین کو، ضلع ناظم کو اور ٹی ایم اوز، چاروں ٹاؤن کے ٹی ایم اوز کو میں نے بلایا، اس پہ لمبی چوڑی ڈسکشن ہو گئی لیکن End میں اس پہ ڈی ایچ او کی سربراہی میں میں نے ایک کمیٹی تشکیل دی اور اس میں چاروں ٹی ایم اوز کو شامل کر دیا اور ڈبلیو ایس ایس پی کے نمائندے کو، ویسے ڈبلیو ایس ایس پی Already یہ کام کر رہی ہے اور اس میں کئی طریقے بھی طے ہوئے کہ کیسے اس کو، اس Minus کو، اس بیماری کو اور اس ایشو کو ہینڈل کیا جائے؟ میں یہ چاہونگا کہ شہرام خان تھوڑا ڈی ایچ او کو بھی بتادیں کہ وہ جو کمیٹی ہم نے بنائی تھی ان کی سربراہی میں، وہ اس پہ فوکس رہیں اور یہ کام ایک دن یا دو دنوں کا نہیں ہے، یہ مسلسل جو ہے نظر رکھنے کا وہ ہے کیونکہ یہ بات درست ہے کہ بڑے پیمانے پہ اور بڑی نسل کے چوہے ہیں، پتہ نہیں وہ کہتے ہیں کہ کنٹینر کے اندر آئے ہیں، باہر سے آئے ہیں، یہاں لوکل اس کے نہیں ہیں، Breed نہیں ہیں، بڑی نسل کے چوہے ہیں اور ہم اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے اس پہ تمام ڈیپارٹمنٹس کی کمیٹی بنائی ہے اور ڈی ایچ او پشاور اس کو ہیڈ کر رہا ہے کیونکہ اس کو مروانے کیلئے جو سیکنین وغیرہ اور زہر وغیرہ استعمال ہوتا ہے تو وہ اس کے کنٹرول میں ہوتا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں ہوتا ہے اور پھر جب وہ مر جاتے ہیں، اس کو Dispose of کیا جاتا ہے تو That is the job of the Local Government, so it's ٹریکی قسم کا مسئلہ ہے لیکن میں نے اس پہ کمیٹی بنائی ہے، پھر ضلع ناظم پشاور کی میں نے ذمہ داری لگائی کہ وہ اس پورے پراسیس کو مانیٹر کریں، تو ان شاء اللہ میں دوبارہ بھی اس کو دیکھوں گا اور شہرام خان سے میری ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی ڈی ایچ او سے بات کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہرام خان! پلیز اس کو چیک کر لیں۔

<u>جناب شہرام خان {(سینیئر وزیر (صحت)}</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ بالکل چې څنګه منسټر صاحب اووئیل خو د مګو د مړه کیدو کار ما ته نه وه پته چې دا هم هیلتھ سره، (قہقہہ) بیماری یا دغه بالکل چې دوئ څه اووئیل، (مداخلت اور شور) نه یره

د خدائے خاطر اوکړه، زمونږ دا شته کار ډیر دے، (قہقہہ) دا حال دے چې څنګه دوئ وائی زه به ډی ایچ او سره خبره اوکړم ان شاء الله، دا Serious concerns دی خو دا مګې د کوم ځائې نه راغلې دی؟ دا به لږ سوچ کول غواړی چې چرته چا رالیږلې نه وی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: میڈم معراج ہمایون! 724۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ دا توجه دلاؤ نوټس 724 دے، دا ما ځکه راستولے وو سپیکر صاحب! چې دا عدالت کښې یو بنده انصاف د پاره ځی نو هلته کښې کورټ فیس اخستے شی نو هغه زه په پته باندې نه پوهیږمه چې کورټ فیس، انصاف خود حکومت کار دے چې یو بنیادم له انصاف د ورکړی او یو جهګړه اوشی یا څه زمیندار سره په زمکه باندې څه راشی، جهګړه راشی او بنده عدالت ته ځی نو د وکیل فیس خو بنده پوهیږی چې وکیلان فیس اخلی، هغوی د رله کیس لړاؤوی لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ عدالت میں انصاف کیلئے ایک بندے کو کیوں فیس دینا پڑتا ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ فیس پہلے تین ہزار تھی اور اب اس کو بڑھا کر پندرہ ہزار کر دیا گیا ہے جو ذرا زیادتی ہے اور پھر اس کا طریقہ کار بھی ہے، پندرہ ہزار جو ہے وہ Upper limit رکھ دیا گیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اگر دو لاکھ کی جگہ کیلئے انسان کیس کر رہا ہوتا ہے یا دو کروڑ کا ہے تو دونوں کی ایک ہی فیس ہے تو یہ سراسر زیادتی ہے، میری گزارش تو یہ ہے کہ یہ فیس ہٹا دی جائے، بالکل ختم کر دی جائے اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو مالیت کے مطابق یہ فیس لی جائے۔

جناب سپیکر: عارف یوسف صاحب، عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! یہ اس طرح نہیں ہے، یہ جو فنانس ایکٹ 2011 میں اس میں امنڈمنٹ کی گئی تھی اور اس وقت اس کو Change کر کے یہ فیس لگائی گئی تھی، ابھی یہ نہیں ہوئی ہے۔ دوسرا اس میں یہ ہے کہ یہ پچیس ہزار تک جتنے بھی کیسز ہوتے ہیں، وہ فری ہوتے ہیں، اس کے اوپر ساڑھے سات پرسنٹ فیس پھر لگتی ہے لیکن Maximum جو فیس ہے، وہ پندرہ ہزار روپے ہے، چاہے وہ ایک کروڑ کا دعویٰ ہے یا دو کروڑ ہے، پندرہ ہزار سے زیادہ فیس نہیں ہے۔ اس کی

باقاعدہ Wording ہے جو فنانس ایکٹ کی ہے، وہ میں اگر پڑھ کر میڈم کو سنا دوں، اس میں یہ ہے "On the amount or value of the subject matter in dispute, subject to a minimum of five hundred rupees and a maximum of fifteen thousand rupees irrespective of value of relief claimed" تو یہ پندرہ ہزار سے بالکل زیادہ فیس نہیں ہے اور یہ چاہے جتنا، زیادہ سے زیادہ ساڑھے سات پرسنٹ سے زیادہ لگتی جاتی ہے اور پھر چاہے وہ جتنا Maximum چلا جائے، پندرہ ہزار روپے سے زیادہ فیس نہیں لی جاتی۔ اگر میڈم نے یہ بات کہی ہے تو اس کا ضرور، گورنمنٹ اس بات کا نوٹس لیتی ہے اور ابھی جو فنانس، ہماری جو میٹنگ اس میں ہو گی فنانس ایکٹ میں، اس کے اوپر ہم غور کرینگے اور اپنی کیبنٹ میں بھی اس کے اوپر بات کریں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of Monday, 28th March, 2016.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 28 مارچ 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)